عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۹ تا ۱۵/ مارچ ۲۰۰۵ء مطابق ۲۶/ محرم تا ۲/ صفر ۱۴۲۶ھ | شمارہ: ۱۰

حبِ رسول اور اُس کے تقاضے

فراستِ فاروقی

ختمِ نبوت اور اُمت کی ذمہ داریاں

ملفوظاتِ اکابر

انسانیت کا بُلند مرتبہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

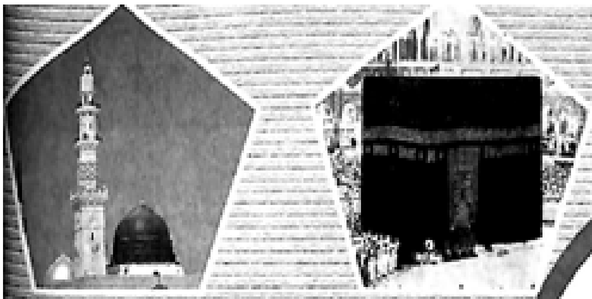

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے صحابی کا درجہ:

س:......کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو اسے صحابہ کرام کا درجہ ملتا ہے؟

ج:......ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے۔ خواب میں زیارت سے صحابی کا درجہ نہیں ملتا۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ایمان کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو، اور پھر ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ یہاں یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ صحابی کا درجہ کسی غیر صحابی کو نہیں مل سکتا خواہ وہ کتنا ہی بڑا غوث، قطب اور ولی اللہ کیوں نہ ہو۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے؟

س:......حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ جو دوسرے آدمی شریک سفر تھے وہ غالباً حضرت خضرؑ تھے۔ عام خیال یہی ہے۔ حضرت خضرؑ کا پیغمبر ہونا قرآن سے ثابت نہیں۔ پیغمبر کے علاوہ کسی پر وحی بھی نازل نہیں ہوتی۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ تو پھر حضرت خضرؑ کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کے متعلق کس طرح علم ہوا؟ جبکہ حضرت موسیٰؑ کو ان کی خبر تک نہ تھی؟

ج:......قرآن کریم کی ان آیات سے جن میں حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے، یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور یہی جمہور علماً کا مذہب ہے۔ اور جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ وہ نبی نہیں تھے، شاید ان کی مراد یہ ہو کہ دعوت و تبلیغ کی خدمت ان کے سپرد نہیں تھی بلکہ بعض تکوینی خدمات ان سے لی گئیں، بہرحال حق تعالیٰ شانہ سے براہِ راست ان کو علم عطا کیا جانا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کا علم ہو جانا بذریعہ وحی تھا اور جو علم بذریعہ وحی حاصل ہو اسے علم غیب نہیں کہا جاتا۔

س:......کیا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟

ج:......حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں؟ اس میں قدیم زمانے سے شدید اختلاف چلا آتا ہے، مگر چونکہ کوئی عقیدہ یا عمل اس بحث پر موقوف نہیں، اس لئے اس میں بحث کرنا غیر ضروری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے کس کی پناہ میں مکہ تشریف لائے؟

س:......کیا جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تو آپ کی مکہ مکرمہ سے شہریت ختم کر دی گئی تھی اور پھر آپ کسی شخص کی امان حاصل کر کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے؟ اگر ایسا ہے تو اس شخص کا نام بھی تحریر فرمائیں کہ وہ کون شخص تھا؟

ج:......مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سیرۃ المصطفیٰؐ (جلد ا صفحہ ۲۸۱) میں، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ نے سیرت کبریٰ (جلد ۲ صفحہ ۱۰۷) میں طبقات ابن سعد کے حوالے سے (سیرت مصطفیٰ میں زاد المعاد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے) اور حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ (جلد ۳ صفحہ ۱۳۷) میں اموی کی مغازی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ مطعم بن عدی کی پناہ میں تشریف لائے تھے، اور پناہ میں آنے کا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے کہ اس سے پہلے مکہ کی شہریت ختم کر دی گئی تھی، بلکہ یہ مطلب تھا کہ مطعم بن عدی نے ضمانت دی تھی کہ آئندہ اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ستائیں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۳ شمارہ: ۱۰ ۹ تا ۱۵ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۲۹ محرم تا ۶ صفر ۱۴۲۶ھ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری | مولانا محمد اکرم طوفانی | مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

صدر پاکستان کے نام کھلا خط (اداریہ)		4
ختم نبوت اور ناموس رسالت کی ذمہ داریاں	(مولانا سعید احمد جلالپوری)	6
حب رسول اور اس کے تقاضے	([illegible])	8
عشق نبوی اور اتباع سنت	(مولانا محمد رحمت اللہ)	11
انسانیت کا بلند مرتبہ	(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)	13
ملفوظات اکابر	(مولانا قاری امیر حسن)	16
فراست فاروقی	(مولانا محمد صادق قاسمی فیروزآبادی)	19
پاکستان سے مذہب کے خانہ کا اخراج، ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		21
علمائے اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد راشد خرم، محمد فیصل ملتان

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر کے برابر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک لمیٹڈ بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

صدر پاکستان کے نام ایک کھلا خط

بخدمت جناب جنرل پرویز مشرف صاحب

صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب عالی!

۱:...... رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ایمانیات کا رکن اعظم ہے۔ قادیانی گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہے۔ آئین میں اس مسئلہ کے طے ہوجانے کے بعد اب اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ختم نبوت کے باغیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ جناب عالی! ہم ختم نبوت کے مسئلہ کو سیاست کے لئے استعمال کرنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی ادارہ ہے۔ ہماری پچاس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک ہمارے اسٹیج سے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی جس سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوتی کہ آج تک ہماری وجہ سے کبھی کسی قادیانی کی نکسیر تک نہیں پھوٹی۔ ہم نے ہمیشہ آئین کے دائرہ میں رہ کر قادیانیت کا احتساب دین سمجھ کر کیا ہے۔

۲:...... جناب عالی! قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود مسلمانوں کے ہم نام ہونے اور پاکستانی پاسپورٹ ہولڈر ہونے کے باعث حرمین شریفین چلے جاتے تھے۔ تب شاہ فیصل مرحوم کی تجویز اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی کوششوں سے آپ کے ایک اہم منصب نے آج سے تیس سال قبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کیا تھا۔ اب مشین ریڈایبل پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو دیس نکالا دے دیا گیا ہے۔ نادرا میں ایک ڈائریکٹر جنرل سکہ بند قادیانی ہے۔ وزیر داخلہ آفتاب شیرپاؤ کے پکے مسلمان ہیں' لیکن ان کا قادیانیوں کے زیر اثر ہونا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

۳:...... اب عذر کیا جارہا ہے کہ پوری دنیا میں کہیں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں۔ جناب عالی! پوری دنیا میں کہیں قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر نہیں' وہ بھی صرف پاکستان میں ہے۔ شرعی عدالتیں' صدر اور وزیر اعظم کے عہدے کے حلف نامہ میں ختم نبوت کا اقرار' یہ تمام چیزیں پاکستان کے آئین میں شامل ہیں۔ پوری دنیا میں پارلیمنٹ ہیں لیکن صرف پاکستان کی پارلیمنٹ میں قادیانیت کا مسئلہ ڈسکس ہو کر قانون بنا۔ جب یہ تمام چیزیں ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی تو پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بھی رہنا چاہئے۔

۴:...... جناب صدر! عذر کیا جاتا ہے کہ سعودی عرب کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں۔ ہم نے امسال حج کے موقع پر سعودی وزارت داخلہ سے معلومات حاصل کیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم عمومی مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب آپ کے ملنے والوں میں شامل

ہیں۔ ان سے پوچھ لیجئے۔ سعودی وزارت داخلہ نے کہا کہ ہمارے ملک میں کسی غیر مسلم کے پاس شناختی نہیں اور ایک سعودی پاسپورٹ بھی کسی غیر مسلم کو جاری نہیں ہوا‘ سعودی پاسپورٹ کا حامل ہونا بذات خود اس پاسپورٹ ہولڈر کے مسلمان ہونے کی دلیل وضمانت ہے‘ باقی مسیحی‘ مسلم‘ ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ وہاں بطور ورکر آتے جاتے ہیں تو ان کو ہم اقامہ کارڈ جاری کرتے ہیں‘ ان کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں‘ اقامہ کارڈ کا رنگ دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہے؟ اور کس مذہب کا پیروکار ہے؟

۵:...... جناب عالی! حکمراں جماعت کے صدر‘ وزیراعظم‘ وزرائے اعلیٰ‘ سرحد اسمبلی‘ بہاولپور‘ حیدرآباد‘ بھکر وغیرہ اضلاع کی ڈسٹرکٹ اسمبلیوں‘ قومی اخبارات‘ بہاول پور بارایسوسی ایشن‘ غرض جس فورم پر بھی یہ مسئلہ اٹھا سب نے قراردادیں منظور کیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہونا چاہئے۔

۶:...... جناب عالی! خود مسیحی حضرات کے ترجمان ماہنامہ ”کلام حق“ گوجرانوالہ نے اداریہ تحریر کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ پورے ملک کے علماء‘ مشائخ‘ دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی اس مسئلہ کو تائید حاصل ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم آپ کا سیاسی حریف نہیں۔ جن سیاسی رہنماؤں نے ہماری تائید کی ہے ہم ان کے شکرگزار ہیں کہ دینی اور خالص مذہبی معاملہ میں انہوں نے ہماری آواز میں آواز ملائی۔

صدر گرامی! یہ دنیا عارضی ہے۔ ہم سب نے مرنا ہے۔ موت برحق ہے۔ خاتم الانبیاء رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے سے آپ سے توقع ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا حکم جاری فرما کر دینی‘ اسلامی حلقہ کے اضطراب کو ختم کریں گے۔ مشین ریڈایبل پاسپورٹ میں مذہب کے اظہار کے لئے صرف مہر کافی نہیں‘ وہ تو اب بھی لگ رہی ہے بلکہ مذہب کا کالم پرنٹ ہو جو مشین میں بھی پڑھا جائے‘ اس کو بحال کرنے کا حکم جاری کریں۔ اب تک مذہب کے خانہ کے بغیر جو پاسپورٹ جاری ہوئے وہ کینسل کریں۔ حق تعالیٰ آپ کو توفیق بخشیں۔ آمین۔

حضرت مولانا غلام محمد‘ حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم مخلصین‘ معاونین‘ مبلغین میں سے دو بزرگ حضرت مولانا غلام محمد صاحب (علی پور‘ مظفرگڑھ) اور حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب (ڈیرہ غازی خان) گزشتہ دنوں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا غلام محمد شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ہم عصر تھے۔ آپ حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ کے برادر نسبتی تھے۔ عمر تقریباً اسی سال تھی۔ حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا‘ فقیر راقم الحروف کے ہم نام تھے۔ آپ نے ضلع ڈیرہ غازی خان میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اس موضوع پر آپ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ کے شاگرد رشید تھے۔ ان دونوں اکابر کی حیات وخدمات مستقل مضمون کی متقاضی ہیں اور یہ ان حضرات کا ہم پر حق ہے۔ آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ ان اکابر پر مستقل مضمون ملاحظہ فرمایئے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ‘ خواجہ خواجگان‘ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ‘ نائب امیر مرکزیہ شیخ المشائخ‘ سیدالاولیاء‘ حضرت اقدس سید انور حسین نفیس شاہ دامت برکاتہم العالیہ‘ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری‘ حضرت مولانا بشیر احمد‘ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ فقیر راقم الحروف اور تمام جماعتی کارکنان ان اکابر کے متعلقین کے غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اکابر کے درجات کو بلند فرمائے اور عقیدہ ختم نبوت کے لئے ان کی عمر بھر کی خدمات کو اپنی رحمت سے قبول فرما کر اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے اور شفاعت نبوی کا حق دار بنائے‘ اللہ تعالیٰ ان اکابر کے متعلقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان اکابر کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے۔

ختمِ نبوت اور اُمت کی ذمہ داریاں

مولانا سعید احمد پالن پوری

اللہ رب العالمین کا تعارف' حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون لعین کے رُو برو اس طرح کرایا ہے:

"کہا! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی' پھر راہنمائی فرمائی۔"

یعنی کائنات کی ہر چیز کو جیسا ہونا چاہئے تھا' پہلے اس کو ویسا ہی بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق کے لئے جو شکل وصورت اور جو اوصاف وکمالات مناسب سمجھے' عطا فرمائے' پھر اللہ تعالیٰ ہی نے سب کی رہنمائی بھی فرمائی' جو مخلوق جس رہنمائی کی محتاج تھی' سب کی حاجت روائی فرمائی۔ انسان پیدا کیا گیا تو اس کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت "بقا" تھی۔ چنانچہ اس کی صورتیں اس کو الہام کی گئیں' بچے کو ابتدائے پیدائش کے وقت جبکہ اس کو کوئی بات سکھانا کسی کے بس میں نہیں تھا' یہ کس نے سکھایا کہ ماں کی چھاتی سے اپنی غذا حاصل کرے؟ بھوک پیاس' سردی گرمی کی تکلیف ہو تو رو پڑنا اس کی ساری ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہو جاتا ہے' مگر یہ رونا اس کو کس نے سکھایا ہے؟ یہی وہ ہدایت ربانی ہے جو ہر مخلوق کو اس کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق غیب سے بغیر کسی کی تعلیم کے عطا ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ رب العالمین نے ہر مخلوق کو ایک خاص قسم کا ادراک وشعور بخشا ہے' جس کے ذریعہ اس کو ہدایت کردی ہے کہ وہ کس کام کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔

عام مخلوقات کے لئے تو اتنی رہنمائی کافی تھی' مگر اہل عقول' جن وانس' اس تکوینی ہدایت کے علاوہ ایک دوسری ہدایت کے بھی محتاج تھے' اور وہ تھی روحانی یا تشریعی ہدایت' کیونکہ تکوینی ہدایت انسان کی صرف مادی ضروریات پوری کرتی ہے' جبکہ انسان کا قلب وضمیر' اور عقل وفہم' جن کی وسعت پذیری کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا' سب سے زیادہ ہدایت ربانی کے محتاج تھے۔ سورۂ فاتحہ میں ان کو جو دعا تلقین فرمائی گئی ہے اور جسے بار بار دہرانے کا ان کو حکم دیا گیا ہے' وہ ہے: "اھدنا الصراط المستقیم" (الٰہی! ہمیں سیدھا راستہ دکھلا دیجئے)۔ یہ دعا واضح کرتی ہے کہ انسان کے لئے تکوینی اور مادی ضروریات سے بھی اہم اور مقدم روحانی اور تشریعی ہدایت ہے' پھر بھلا کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مادی ضروریات کا تو سامان کریں مگر اس کی سب سے اہم ضرورت سے صرف نظر فرمالیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اور ربوبیت کاملہ نے انسان کی اس ضرورت کا بھی انتظام فرمایا اور سب سے پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام مرسل بھی تھے اور مرسل الیہ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت حاصل فرماتے تھے اور اس کے مطابق زندگی گزارتے تھے' پھر ان کے ذریعہ ان کی اولاد تک اللہ تعالیٰ کی ہدایت پہنچی۔

روحانیت کا یہ نظام ہزاروں سال تک اپنی ارتقائی منازل طے کرتا رہا تا آنکہ اس کی ترقی حد کمال پر جاکر رک گئی اور اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ آفتاب ہدایت طلوع ہوا' جس کی ضیا پاشی سے عالم کا چپہ چپہ روشن ہوگیا اور دنیا نجوم وکواکب کی روشنی سے مستغنی ہوگئی اور انسانیت کو یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا:

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کردیا' اور میں نے تمہارے لئے "اسلام" کو دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔"

ساتھ ہی "دین اسلام" کی حفاظت کا اعلان بھی فرمایا گیا:

"بے شک ہم ہی نے نصیحت (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

جب دین پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا' اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تام ہوگئیں اور دین اسلام کی قیامت تک کے لئے حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے لی' تو اب سلسلۂ نبوت و رسالت کی کوئی حاجت باقی نہ رہی۔ اس لئے ایک سلسلہ بیان میں صاف اعلان کر دیا گیا:

''(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' ہاں اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔''

احادیث متواترہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مختلف انداز سے واضح کی گئی ہے اور شروع سے آج تک پوری امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ سرور کونین' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی ذات سے قصر نبوت تکمیل پذیر ہو چکا ہے' اب کسی نبی کی نہ ضرورت ہے' نہ امکان ہے اور جو بوالہوس ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا' افتراء پرداز' مرتد اور ملعون ہے۔

اس جگہ پہنچ کر ایک سوال قدرتی طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کتاب و سنت کی شکل میں اپنی اصلی صورت میں آج موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گی' اس لئے اب کسی بھی طرح کے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے مگر انبیاء کے بغیر اللہ کی یہ ہدایت لوگوں تک پہنچائے گا کون؟

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا کام اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کر کے لوگوں تک پہنچانا تھا۔ آج چونکہ ہدایات ربانی موجود ہیں' اس لئے تحصیل دین کی ضرورت تو نہیں ہے مگر تبلیغ دین تو بہرحال ضروری ہے؟ اسی طرح اپنوں اور پرایوں کی چیرہ دستیوں سے دین کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوگی۔ یہ فریضہ کون انجام دے گا؟ اس کا جواب واضح ہے کہ یہ ذمہ داری امت کے سپرد کی گئی ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

''آپ لوگ (علم الٰہی میں) بہترین امت تھے جو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کی گئی ہے جو نیک کام کا حکم دیتی ہے اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔''

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''میری طرف سے لوگوں کو (دین) پہنچاؤ' چاہے ایک ہی آیت ہو۔''

مشہور جملہ جو زبان زد خاص و عام ہے کہ:

''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔''

یہ جملہ حدیث ہونے کے اعتبار سے تو بے اصل ہے:

''قال القاری: حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل' لا اصل لہ' کما قال الدمیری والزرکشی' والعسقلانی۔'' (المصنوع فی الاحادیث الموضوع لعلی القاری ص:۱۲۳)

مگر (یہ جملہ) مضمون کے اعتبار سے قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس قول میں علماء امت کا مقام و مرتبہ نہیں' بلکہ ان کی ذمہ داری بتائی گئی ہے کہ جس طرح دین موسوی کی حفاظت و اشاعت کی ذمہ داری انبیاء بنی اسرائیل کو تفویض ہوتی تھی' اسی طرح دین مصطفوی کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و صیانت کی ذمہ داری علماء امت کے سپرد کی گئی ہے۔

ایک حدیث شریف میں پیشینگوئی کے انداز میں خبر دی گئی ہے کہ:

''یہ علم دین ہر آئندہ نسل کے معتبر لوگ حاصل کریں گے' جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریفات' باطل پرستوں کے ادعات اور جاہلوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔''

الغرض عقیدۂ ختم نبوت برحق ہے۔ دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے اب کسی طرح کے کوئی نئے نبی تشریف نہیں لائیں گے۔ یہ فریضہ پوری امت کو اور خاص طور پر علماء امت کو انجام دینا ہے۔ الحمد للہ! امت بھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہیں ہوئی' مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ فی الوقت اندر اور باہر کام کا جو تقاضا ہے وہ شاید پورا نہیں ہو رہا ہے۔ خود امت استجابہ میں ایک بڑی تعداد ایسی موجود ہے جن تک تعلیمات نبوی تفصیل کے ساتھ نہیں پہنچ سکی ہیں' اور وہ دین کی بنیادی باتوں سے بھی بے خبر ہیں' اور ایسے مسلمان بھی ہیں جن تک دین اپنی اصلی صورت میں نہیں پہنچا جس کی وجہ سے وہ طرح طرح کی بدعات و خرافات میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ انسانی دنیا کا تقریباً آدھا حصہ وہ ہے جن تک دین کی دعوت بھی شاید نہیں پہنچ سکی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سلسلہ میں عملی اقدام کے لئے غور و فکر کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر میدان عمل میں اتر آئیں۔

☆☆..........☆☆

حُبِ رسولؐ اور اُس کے تقاضے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت کے کچھ بدیہی تقاضے ہیں' جن میں سے کچھ تو ایسے امور ہیں' جنھیں بجالانا ضروری ہے اور کچھ ایسے ہیں جن سے اجتناب ضروری ہے۔ ذیل میں ہم ان سب تقاضوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

احترام و تعظیم رسولؐ:

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

حب رسول کا لازمی اور اہم تقاضا احترام رسولؐ ہے۔ یہ تو ایسی بارگاہ ہے' جہاں حکم عدولی کی تو کیا گنجائش ہوتی' یہاں اونچی آواز سے بولنا بھی غارت گر ایمان ہے۔ سورۂ حجرات کی ابتدائی چار آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے مختلف پہلو واضح فرمائے گئے ہیں:

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی ان کے سامنے اس طرح اونچی آواز سے بولو جیسے تم ایک دوسرے سے بولتے ہو' ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمھیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔

بلاشبہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے' ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

اے نبیؐ! جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں' ان میں سے اکثر بے عقل ہیں' اگر یہ لوگ صبر کرتے تا آنکہ آپ

عطیہ انعام الٰہی

ان کی طرف خود نکلتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

(الحجرات:۱تا۴)

ان آیات کے نزول کے بعد ایک صحابی ثابت بن قیسؓ جن کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی' ایمان ضائع ہو جانے کے ڈر سے گھر میں محصور ہو کر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور جب آپ کو اصل صورت حال کا علم ہوا تو ان کو پیغام بھجوایا کہ تم اہل دوزخ میں سے نہیں بلکہ اہل جنت میں سے ہو جب کہ اس سے پہلے صحابی سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا:

"میرا بُرا حال ہے' میری آواز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند ہے' میرے تو اعمال اکارت گئے اور میں تو اہل دوزخ سے ہو جاؤں گا۔" (بخاری)

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عروہ بن مسعود مکہ والوں کی طرف سے سفیر بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا تو واپس جا کر اپنا چشم دید واقعہ بیان کیا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے' عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ کر گیا اور کہنے لگا: بھائیو! میں تو بادشاہوں کے پاس بھی جا چکا ہوں' خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں' خدا کی قسم! اگر وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ پر گرتا ہے اور وہ اپنے منہ اور جسم پر تبرکاً اس کو مل لیتا ہے' وہ جب کوئی حکم دیتے ہیں تو سب لپک کر ان کے حکم کو بجالاتے ہیں' وضو کرتے ہیں تو اس کا پانی ان کے لئے باعث برکت ٹھہرتا ہے اور اس کو لینے کے لئے چھینا جھپٹی کرتے ہیں' وہ بولتے ہیں تو ان کے ساتھیوں کی آوازیں پست ہو جاتی ہیں' وہ ان کی طرف گھور گھور کر آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔ (بخاری)

دربار نبوت میں حاضری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے خاص تقرب کا موقع ہوتا' صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرتے' بغیر طہارت کے آپ کی خدمت میں حاضر ہونا اور مصافحہ کرنا گوارا

نہ ہوتا' راستے میں کبھی ساتھ ہو جاتا تو اپنی سواری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے نہ بڑھنے دیتے' غایت ادب کی بنا پر کسی بھی بات میں مسابقت گوارا نہ تھی' دسترخوان پر ہوتے تو جب تک آپ کھانا شروع نہ فرماتے کوئی کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا' اگر آپؐ مکان کے نچلے حصے میں قیام پذیر ہوتے تو یہ خیال کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چل پھر رہے ہیں' انہیں ایک کونے میں اپنے آپ کو قید کرنے کے لئے کافی ہوتا' یہ تو تھا آپ کی زندگی میں صحابہ کرامؓ کا معمول مگر آپ کی وفات کے بعد ہم لوگوں کے لئے آپ کی عزت وتکریم کا طریقہ یہ ہے کہ ہم آپؐ سے صدق دل سے محبت کریں' آپؐ کے فرمودات پر عمل کریں' اپنی زندگی میں آپ کو واقعی اپنے لئے اسوۂ حسنہ سمجھیں' جب حدیث پڑھی جاری ہو یا سننے کا موقع ہو تو چلانا' شور مچانا منع ہے۔ حدیث کی تعظیم رسول اللہ کی تعظیم ہے۔

حب رسولؐ کا حقیقی معیار:

حب رسول کا سب سے اہم تقاضا اطاعت رسولؐ ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہوتا ہے:

ایک صحابیؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنی جان و مال' اہل وعیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں' جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوق زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا کر آپؐ کے پاس آتا ہوں' آپ کا دیدار کرکے سکون حاصل کر لیتا ہوں' لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپؐ تو انبیاء کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے' میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپؐ کے دیدار سے محروم رہوں گا۔ (یہ سوچ کر) بے چین ہو جاتا ہوں'

اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کی یہ آیت نازل فرمائی:

"اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے' یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین' کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔" (النساء:۶۹)

صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کرکے واضح فرمایا کہ اگر تم حب رسولؐ میں سچے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔

حضرت ربیعہؓ بن کعب اسلمی روایت کرتے ہیں کہ (ایک روز) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا: مانگ لو (جو مانگنا چاہتے ہو) میں نے عرض کیا: جنت میں آپ کی رفاقت کا طلب گار ہوں' آپؐ نے فرمایا: کچھ اس کے علاوہ بھی؟ میں نے عرض کیا: بس یہی مطلوب ہے' تو آپؐ نے فرمایا: تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لئے کثرت سجود سے میری مدد کرو۔ (یعنی میرے دعا کرنے کے ساتھ تم نوافل کا بھی اہتمام کرو تو اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرمائے گا)۔ (ابوداؤد)

گویا آپؐ نے واضح فرمادیا کہ اگر میری محبت میں میری رفاقت چاہتے ہو تو عمل کرو' یہی حب رسولؐ ہے اور معیت رسولؐ حاصل کرنے کا ذریعہ بھی۔

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے آپؐ سے محبت ہے' آپؐ نے فرمایا: جو کچھ کہہ رہے ہو' سوچ سمجھ کر کہو' تو اس نے تین مرتبہ کہا' خدا کی قسم! مجھے آپؐ سے محبت ہے' آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے محبوب رکھتے ہو تو پھر فقر وفاقہ کے لئے تیار ہو جاؤ (کہ میرا طریق امیری نہیں' فقیری ہے) کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے' فقر وفاقہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہے جیسی تیزی سے پانی بلندی سے نشیب کی طرف بہتا ہے۔ (ترمذی)

گویا جس کے دل میں حب رسولؐ ہے' اسے چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اپنے اندر سادگی' صبر وتحمل' قناعت اور رضا بالقضا کی صفات پیدا کرنے کی سعی کرتا رہے۔

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی' اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (تاریخ ابن عساکر)

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کر دے۔ (مشکوٰۃ)

یعنی کافر اور مومن میں تمیز ہی یہی ہے کہ جو اللہ کے رسولؐ کی تابعداری کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرے گا' وہ کافر ہوگا جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا' سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ وہ کون شخص ہے جس نے (جنت میں جانے سے) انکار کیا؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی' وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی' اس نے انکار کیا۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے بار بار یہ بات ہمیں سمجھائی ہے' مثلاً سورۂ نساء میں فرمایا:

"ہم نے رسول بھیجے ہی اس لئے

ہیں کہ اللہ کے حکم کی اطاعت کی جائے۔"
(آیت:۶۴)

سورۂ نساء میں مزید فرمایا:

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی
دراصل اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"
(آیت:۸۰)

سورۂ احزاب میں فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی اللہ سے
ملاقات اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہے اس کے لئے رسول اللہ کی ذات والا
صفات اچھا نمونہ ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ کیسے انہوں نے حب رسولؐ کا حق ادا کیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جسے صحابہ کرامؓ نے غور سے نہ دیکھا ہو اور پھر اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال نہ لیا ہو۔ قاضی عیاضؒ اپنی کتاب "الشفاء" میں فرماتے ہیں: "سفیان ثوریؒ (تابعی) نے فرمایا کہ حب رسولؐ کا مطلب درحقیقت اتباع رسولؐ ہے۔"

بے شمار آیات قرآنی اور احادیث رسولؐ کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ حب رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں قدم قدم پر آپؐ کی اطاعت کی جائے، وہ محبت جو سنت رسول اللہؐ پر عمل کرنا نہ سکھائے محض دھوکہ اور فریب ہے، وہ محبت جو رسول اکرمؐ کی اطاعت وپیروی نہ سکھائے محض لفاظی اور نفاق ہے، وہ محبت جو رسول اللہؐ کی غلامی کے عملی آداب نہ سکھائے محض ریا اور دکھاوا ہے، وہ محبت جو سنت رسولؐ کے علم کو سربلند نہ کرنے دے محض بوالہوسی ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

رضائے قلب:

تکمیل ایمان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ظاہری اطاعت ہی نہیں بلکہ قلبی تسلیم ورضا بھی ضروری ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"نہیں! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں، بلکہ دل و جان سے اسے تسلیم کرلیں۔" (النساء:۶۵)

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن اوس کہتے ہیں کہ میں عمرؓ بن خطاب کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ اگر قربانی کے دن طواف زیارت کرنے کے بعد عورت حائضہ ہوجائے تو کیا کرے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے، حارثؓ نے کہا: رسول اللہؐ نے بھی مجھے یہی فتویٰ دیا تھا، اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو رسول اللہؐ سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں رسول اللہؐ کے خلاف فیصلہ کروں؟ (ابوداؤد)

سنت کا علم ہونے کے باوجود مسئلہ دریافت کرنے پر حضرت عمرؓ کی ناراضگی اس بنا پر تھی کہ رسول اللہؐ کے فیصلے کو دلی رضامندی کے ساتھ کیوں نہیں تسلیم کیا۔ ایک اور حدیث ملاحظہ کریں:

"حضرت عروہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ زبیرؓ اور ایک انصاری میں حرہ کے مقام پر پانی پر جھگڑا ہوا، آپؐ نے زبیرؓ کو کہا کہ تم اپنے درختوں کو پانی لگاؤ پھر اسے ہمسائے کے باغ میں جانے دو، یہ سن کر انصاری کہنے لگا: کیوں نہیں! آخر زبیرؓ آپؐ کے پھوپھی زاد جو ہوئے (اس لئے آپؐ نے ان کے حق میں فیصلہ کیا ہے) یہ سن کر آپؐ کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپؐ نے زبیرؓ کو کہا: زبیرؓ اپنے کھیت کو پانی پلاؤ جب تک پانی منڈیروں پر نہ پہنچ جائے اس کے لئے پانی نہ چھوڑو۔"

یعنی جب انصاری نے آپؐ کے فیصلے کو تسلیم نہ کیا تو آپؐ کو غصہ آگیا تو آپؐ نے انصاف والا حکم جاری فرمایا، جب کہ آپؐ کے پہلے حکم میں دونوں کی رعایت ملحوظ تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی موجودگی میں اپنی مرضی یا کسی اور کے حکم پر عمل کرنے کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

سورۂ احزاب میں فرمان خداوندی ہے:

"کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کردیں تو ان کے اپنے معاملے میں اختیار باقی رہ جائے اور جو کوئی اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کرے، وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔" (آیت:۳۶)

سورۂ حشر آیت نمبر ۷ میں ارشاد الٰہی ہے:

"جو کچھ رسولؐ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں، اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ، وہ شدید عذاب دینے والا ہے۔"

گویا آپؐ کا حکم اور عمل ہی فیصلہ کن سند قرار پائے اور اس حکم کو ماننے یا نہ ماننے اور اس پر ناگواری کے احساس یا عدم احساس پر ہی آدمی کے مومن ہونے یا نہ ہونے کا انحصار ٹھہرا ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ مومن اللہ اور اس کے رسولؐ کے کئے گئے فیصلہ کے متعلق عدم اطمینان کا شائبہ تک دل میں لائے، آج کے مسلمانوں کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ حب رسولؐ کے اس تقاضے کو کس حد تک نبھاتے ہیں؟ ☆......☆

عشق نبویؐ اور اتباع سنت

مولانا محمد رحمت اللہ

عشق ومحبت کی علامت:

عشق نبویؐ کی علامت کیا ہے؟ ہر شخص دعویٰ کرسکتا ہے کہ مجھے نبیؐ سے عشق ہے۔ عشق کا حال تو یہ ہے کہ جس قدر کسی شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہوگا‘ اسی قدر سنت رسول کا اتباع کرے گا‘ اپنی زندگی کو حضورؐ کی سنت کے مطابق بنائے گا۔ یہ اس کی علامت ہے:

”آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔“

محبت کی شرط اتباع کو بتایا گیا ہے:

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہوسکتا‘ جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقہ (شریعت) کے تابع نہ ہو۔“

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی معارف بیان کرے‘ مکاشفات بیان کرے‘ دوسرے عالم کی اونچی اونچی چیزیں بیان کرے‘ ان کی وہ حیثیت نہیں ہے جو ایک ایسی معمولی چیز کی ہے جو سنت کے مطابق ہو‘ مثلاً استنجا کرے سنت کے مطابق‘ اس کی جو حیثیت ہے وہ اونچے سے اونچے معارف کی بھی نہیں ہے۔

محبت اور عشق کی علامت یہ ہے کہ زندگی کا ہر گوشہ اتباع سنت سے منور ہو‘ جو کام کرے یہ سوچتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے کرے کہ یہ سنت کے خلاف تو نہیں ہے۔

محبت تو قلبی چیز ہے‘ دعویٰ کوئی بھی کرسکتا ہے‘ نعرہ کوئی بھی لگا سکتا ہے کہ ہم ہیں محبین رسول لیکن اس کی علامت یہ ہے کہ اتباع سنت ہو۔

حضرت شیخ الہندؒ کا اتباع سنت:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ایک خلیفہ ہیں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس رہے‘ ساری عمر حدیث شریف پڑھائی‘ سیاست میں اٹھے‘ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے گرفتار ہوگئے‘ کئی برس اسیر مالٹا رہے‘ سخت سے سخت سزائیں دی گئیں‘ مگر وہ اپنی بات کے بڑے پکے اور مضبوط تھے‘ سینہ پر ان کے نشانات تھے‘ پسلیوں پر نشانات تھے‘ مالٹا سے جب واپس تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ تہجد کے وقت جب حضرت وہاں اٹھتے تھے‘ سردی زیادہ ہوتی تھی‘ لوٹے میں پانی لے کر حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے تاکہ پیٹ کی گرمی سے اس کی ٹھنڈک کچھ کم ہوجائے‘ اس سے شیخ الہندؒ وضو کرتے تھے اور نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہوجاتے تھے‘ جو گورے (انگریز سپاہی) پہرے پر ہوتے تھے وہ سنگین (جس کے آگے چھری سی ہوتی ہے) کے کچوکے نماز پڑھتے پڑھتے سینے پر‘ پسلیوں پر دیا کرتے تھے‘ ان کا جو افسر تھا وہ بھی انگریز تھا‘ اس نے کہا:

”ارے کیا غضب کرتے ہو‘ یہ ایسا شخص ہے کہ اگر تم نے قتل کرکے جلا بھی دیا تو اس کے خون سے‘ خاک سے حق‘ حق کی آواز آئے گی۔“

حضرت شیخ الہندؒ کا حال یہ تھا کہ جمعہ کا دن آتا‘ کپڑے دھوتے‘ غسل کرتے‘ جمعہ کی تیاری کے لئے جیل کے دروازے تک آتے‘ مگر جیل کا دروازہ تو بند ہوتا تھا‘ جہاں تک اپنے بس میں تھا کہ جمعہ کی تیاری کی‘ غسل کیا‘ اس میں کمی نہیں کی‘ جمعہ کی تیاری کرکے نماز کے لئے آتے‘ آگے دروازہ بند ہوتا‘ وہ آنسو ٹپکا کر واپس ہوجاتے اور اپنے ہاں ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔

سال بھر تک قربانی کے لئے گائے پالتے‘ اس کو خود نہلاتے‘ گھاس دانہ خود کھلاتے‘ گائے کو بھی اتنا تعلق ہوجاتا کہ جب وہ سبق پڑھانے کے لئے گھر سے چلتے تو گائے پیچھے پیچھے آتی اور دارالعلوم کے دروازہ پر بیٹھ جاتی‘ بارہ بجے سبق پڑھا کر فارغ ہوکر چلتے تو گائے ساتھ ساتھ چلتی‘ اور جب قربانی کا زمانہ قریب آجاتا تو گائے کا گھاس کم کرتے‘ بجائے گھاس کے دودھ‘ جلیبی کھلاتے بالٹی میں بھر بھر کر اور اس کے مہندی لگاتے‘ پھول بناتے اس کی کمر پر‘ اس کو خوشنما بناتے‘ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کے راستہ میں اپنا محبوب مال خرچ کرو‘ اس سے محبت بہت ہوجاتی‘ بقر عید کی نماز پڑھ کر اس کو ذبح کرتے اور کچھ آنسو بھی ٹپکایا کرتے اور اگلے سال کے لئے قربانی کے واسطے اسی وقت سے دوسری گائے خرید لیتے۔

رمضان المبارک میں رات‘ رات بھر نہیں سوتے تھے‘ خود حافظ نہیں تھے لیکن دوسرے لوگوں کو تجویز کرتے تھے‘ ایک کو بلایا‘ ایک پارہ اس نے پڑھا‘ دوسرا آیا‘

ایک پارہ اس نے پڑھا' تیسرا آیا' ایک پارہ اس نے پڑھا' رات بھر نفلوں میں اسی طرح مشغول رہتے تھے۔ نفلیں پڑھتے پڑھتے ایک مرتبہ پیروں پر ورم آ گیا' اس روز بہت خوش ہوئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضورؐ کے بھی پیروں پر ورم آتا تھا نماز پڑھتے ہوئے آج حضورؐ کی سنت کا اتباع نصیب ہوا۔

حضورؐ کا عمل مرض الوفات میں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات ہے' غشی طاری ہے' جب طبیعت کو کچھ سکون ہوا اور مرض کی شدت میں کچھ افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ سات مشکیں پانی کی میرے سر پر ڈالو' شاید کچھ سکون ہو اور میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں' چنانچہ حسب حکم آپ پر سات مشکیں ڈالی گئیں' اس طرح غسل سے آپ کو ایک گونہ سکون ہوا اور آپ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ (بحوالہ البدایہ والنہایہ)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا اتباع سنت:

ہمارے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اتنے بیمار ہوئے کہ کھڑے نہیں ہو سکتے تھے' دو کھڑاؤں بنوائے تھے' ان کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ بیٹھ کر مسجد میں نماز کے لئے جاتے تھے' اس قدر اتباع سنت کا اہتمام تھا۔

حضرت مدنیؒ کا واقعہ:

ایک مرتبہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں سالن دو برتنوں میں آ گیا' عادۃً ایک سالن بڑے برتن میں آیا کرتا تھا' اسی کے چاروں طرف سب بیٹھ کر کھایا کرتے تھے' اس مرتبہ کوئی صاحب بیمار تھے' ان کے واسطے سالن علیحدہ آ گیا تو حافظ محمد حسین صاحب نے کہا کہ حضرت! اب سالن دو دو طرح کا کھایا جایا کرے گا؟ کہیں حدیث میں دو سالن کھانا حضورؐ سے ثابت ہے؟ اس پر حضرت مدنیؒ نے ابوداؤد شریف کی روایت بیان نہیں فرمائی (جس میں دو سالن کا تذکرہ ہے) بلکہ یہ فرمایا: مجھ سے اتباع سنت کہاں ہو سکتا ہے؟ میں پیٹ کا کتا ہوں' یہ ان حضرات کا حال تھا۔

اشاعت دین اور خدمت حدیث نبویؐ:

جس قدر کسی شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہوگا' اسی قدر سنت کا اتباع کرے گا' اپنی زندگی کو حضورؐ کی سنت کے مطابق بنائے گا' اسی قدر دین کی اشاعت کرے گا' یہ اس کی علامت ہے' اب دیکھ لو اٹھا کر۔ حضورؐ کے ساتھ علماء دیوبند کو عشق ہے' محبت ہے۔ ساڑھے چھ سو طلبہ آج بھی دارالعلوم دیوبند میں بخاری شریف پڑھنے والے موجود ہیں جو رات دن حدیث پڑھتے ہیں۔ بخاری شریف کو چھاپنے والے دیوبندی' مولانا احمد علی صاحبؒ۔ پہلے چھپی ہوئی نہیں تھی' انہوں نے چھپوایا۔ اس پر حاشیہ لکھا جس میں فتح الباری' قسطلانی' عینی کا خلاصہ حاشیہ پر درج ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری شریف کی تقریر عربی میں چار جلدوں میں ''فیض الباری'' کے نام سے چھپ کر آ چکی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجہود لکھی پانچ جلدوں میں ابوداؤد شریف کی شرح کی۔ مطرقۃ الکرامہ اور براہین قاطعہ جیسی کتابیں لکھیں اور ایک زمانہ تک دورۂ حدیث شریف تک کی پوری کتابیں حضرت نے خود پڑھائیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے موٹی موٹی چھ جلدوں میں موطا امام مالکؒ کی شرح کی۔ آج ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے' مصر میں چھپ رہی ہے اور نجانے کہاں کہاں چھپ رہی ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کی الکوکب الدری' لامع الدراری وغیرہ' کتنی خدمت کی حضرت نے حدیث کی۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے فتاویٰ کفایت المفتی کتنی جلدوں میں چھپے ہیں۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ کے فتاویٰ کتنی جلدوں میں چھپ چکے ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے فتاویٰ کئی جلدوں میں چھپے ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی تعلیم دینے والے' فقہ' حدیث' تفسیر پڑھانے والے علمائے دیوبند ہیں۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو غصے میں بھرے ہوئے آئے کہ علمائے دیوبند کا مقابلہ کریں گے' ان کی مخالفت کریں گے' لیکن جیسے ہی دارالعلوم میں داخل ہوئے' دارالحدیث میں دیکھا تو قال اللہ قال الرسول کی آوازیں سنیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے' فوراً تائب ہو گئے اپنی بدعات سے۔

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ ان میں سے ہر ایک نے بڑی بڑی دینی خدمات انجام دیں' جہاد کے اندر خوب بہادری سے کام کیا' تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے بھی دین کی اشاعت کی۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے قرآن پاک کی تفسیر ''بیان القرآن'' لکھی۔ علم حدیث میں اعلاء السنن لکھوائی' فقہ حنفی کے فروغ کے لئے مختلف کتابیں لکھیں' علم تصوف کا خوب کام کیا' اس کے اندر کتابیں تصنیف کیں۔ غرض جہاں بھی جائے دین کی اشاعت کرنے کی یہ تڑپ ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کے پاس دین پہنچ جائے۔ اسی مقصد کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' اسی مقصد کی تکمیل کے واسطے کہ دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔

☆☆..........☆☆

انسانیت کا بلند مرتبہ

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

انسانیت کا صحیح اندازہ امتحان پڑنے پر اور ایسے مواقع پر ہوتا ہے جب ہر قسم کے ذرائع اور مواقع حاصل ہوں کہ چوری، گناہ، حق تلفی کی جاسکے مگر انسان کے اندر کی کیفیات اس کا ہاتھ پکڑ لیں، جہاں انسانیت کا گلا گھونٹا جارہا ہو، وہاں انسانیت اپنا جوہر دکھائے، انسانیت کا اندازہ ہماری موجودہ زندگی کے سانچوں اور مادی ترقی کے پیمانوں سے نہیں ہوسکتا۔

انسانیت درحقیقت ایک بڑا مرتبہ ہے، لیکن انسانیت کے خلاف انسان ہمیشہ خود بغاوت کرتا ہے، اس کو انسانیت کی سطح پر قائم رہنا ہمیشہ دوبھر اور مشکل معلوم ہوا، وہ کبھی پیچھے سے کترا کر نکل گیا اور اس نے کبھی اپنے آپ کو انسانیت سے برتر سمجھا یعنی اس نے کبھی انسانیت سے بالاتر کہلوانے اور خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کی اور عجیب بات یہ ہے کہ لوگوں نے خدا اور دیوتا بنانے کی کوشش زیادہ کی، ہم اگر فلسفہ اور روحانیت کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ لوگ انسانیت سے بلند تر کسی مرتبہ کی تلاش میں رہے اور انسانوں کو انسانوں کا صحیح مقام سمجھانے کے بجائے اس سے اونچا ہونے کی فکر کرتے رہے۔

اس کے بالمقابل دوسری کوشش یہ رہی کہ انسان کو انسانیت سے گرادیا جائے، وہ حیوانی اور نفسانی زندگی کا عادی بنے اور دنیا میں من مانی زندگی کا رواج ہو۔

ان دونوں کوششوں کے نتائج دنیا میں ہمیشہ خراب ہوئے ہیں، جب انسان کو انسانیت سے اٹھا کر خدا یا دیوتا بنایا گیا تو دنیا میں بدنظمی پھیلی اور بڑا فساد برپا ہوا، دنیا میں لوگوں نے جب خدائی کا دعویٰ کیا یا لوگوں نے ان کو یہ درجہ دیا تو دنیا میں بگاڑ ہی بگاڑ بڑھتا گیا اور انسانی زندگی میں نئی نئی گرہیں پڑیں، جب ایک معمولی سی گھڑی کسی اناڑی کے ہاتھ پڑ جاتی ہے اور وہ اس کی مشین میں دخل دیتا ہے تو وہ بگڑ جاتی ہے، تو یہ نظام عالم ان مصنوعی خداؤں سے کیسے چل سکتا ہے؟ اس دنیا کے اتنے مسائل، اتنے مراحل اور اس میں اتنی پیچیدگیاں ہیں کہ اگر ایک انسان اس دنیا کو چلانا چاہے تو یقیناً اس کا انجام بگاڑ ہوگا۔ میرا منشاء یہ نہیں کہ انسان انسانیت کے دائرے میں ترقی نہ کرے بلکہ یہ ہے کہ انسان خدائی کی کوشش نہ کرے، اس نے انسانیت ہی میں کون سی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ اب وہ خدائی کی ہوس کرے۔

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب اس قسم کی کوشش کی گئی تو ایسی پیچیدگیاں رونما ہوئیں جن کا کوئی علاج نہ تھا، یہ کوشش دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمیشہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہوتی رہی ہے، ایسے لوگوں نے فطرت سے زور آزمائی کی ہے اور فطرت سے لڑ کر انسان نے ہمیشہ شکست ہی کھائی ہے۔

دوسری طرف اکثر ایسے انسان گزرے ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو چوپایہ جانا، ان کو بحیثیت انسان اپنی ترقی کا کوئی احساس نہیں ہوا، اپنی انسانیت، اپنی روحانیت اور خداشناسی کو ترقی دینے کا ان کو کبھی خیال تک نہیں ہوا، دنیا میں زیادہ تعداد انہی انسانوں کی رہی ہے۔

اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں یہ دونوں بغاوتیں، یہ دونوں عیب، اور یہ دونوں فساد جمع ہوگئے ہیں، اس وقت تقریباً ساری دنیا انہی دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے، چند آدمی ہیں جو خدائی کے دعویدار ہیں اور جن کو دیوتا بننے کا شوق ہے، باقی اکثر وہ انسان ہیں جو چوپایوں اور درندوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں، اس لئے اس زمانہ کا بگاڑ ہر زمانہ کے بگاڑ سے بڑھ گیا ہے اور زندگی عذاب جان بن گئی ہے۔

اس وقت مردم شماری کے خانوں میں کوئی ایسا خانہ نہیں کہ جو لوگ اپنی انسانیت کی قدر کرتے اور اس کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں، اس میں ان

کا اندراج کیا جائے‘ مگر آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ آپ کے چاروں طرف زندگی کا جو طوفان اٹھا ہوا ہے‘ اس میں کتنے انسان ہیں جن کو انسانیت کا احساس ہے؟ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صرف ایک معدہ اور پیٹ ہی نہیں دیا گیا ہے‘ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح بھی دی ہے‘ دل بھی دیا ہے‘ اور دماغ بھی عطا کیا ہے‘ جن کو ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے اور ان کے صحیح استعمال سے بچتے ہیں‘ ہم جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کے ریلے میں ایسے بہے چلے جارہے ہیں‘ جیسے ایک گاڑی اپنے اختیار سے باہر لڑھک رہی ہو‘ جس پر کسی کا کوئی قابو نہ ہو۔

میں اور سمجھا کر کہوں تو یوں کہئے کہ انسانیت ایک سائیکل ہے اور وہ سائیکل ایک ڈھلوان پر سے پھسل رہی ہے‘ اس میں نہ کوئی گھنٹی ہے نہ بریک اور نہ اس کے ہینڈل پر کسی کا ہاتھ ہے‘ جغرافیہ کی نئی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین گول ہے‘ لیکن مجھے جغرافیہ کے استاد اور طالب علم معاف کریں‘ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ زمین ڈھلوان ہے‘ اس لئے کہ ساری قومیں اور ان کے تمام افراد اخلاقی بلندی سے حیوانی پستی کی طرف لڑھکتے چلے آرہے ہیں اور روز بروز ان کی رفتار تیز ہوتی جارہی ہے۔

ہماری زمین کا کرہ ضرور آفتاب کے گرد گردش کررہا ہے‘ مگر اس کرۂ ارض پر بسنے والا انسان مادیت اور معدہ کے گرد چکر لگا رہا ہے‘ زمین کی گردش کا انسانوں کے اخلاق اور معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن انسانوں کی اس گردش کا تمام دنیا کے اخلاق اور حالات پر اثر پڑ رہا ہے‘ نظام شمسی میں حقیقی مرکز آفتاب ہو یا زمین‘ لیکن عملی زندگی میں انسانوں کا حقیقی مرکز معدہ یا پیٹ اور حیوانی عنصر بنا ہوا ہے اور ساری انسانیت اس کے گرد چکر لگا رہی ہے‘ آج دنیا میں سب سے وسیع رقبہ معدہ کا ہے‘ یوں کہئے کہ تو وہ انسان کے جسم کا سب سے مختصر حصہ ہے لیکن اس کا طول و عرض اور عمق اتنا بڑھ گیا ہے کہ ساری دنیا اس میں سماتی چلی جارہی ہے‘ یہ معدہ اتنی بڑی خندق ہے کہ پہاڑوں سے بھی نہیں بھرتا۔

آج سب سے بڑا مذہب‘ سب سے بڑا فلسفہ معدہ کی عبادت ہے‘ تعلیم گاہوں میں اس کا غلام بنانا سکھایا جارہا ہے‘ آج ”کامیاب انسان“ بننے کا فن سکھایا جاتا ہے‘ دوسرے الفاظ میں دولت مند بننے کا‘ آج دولت مند بننے کی ریس ہے‘ دولت مند بننے کی حرص اتنی بڑھ گئی ہے کہ انسان کو خود اپنے تن من کا ہوش نہیں رہا‘ مطالعہ‘ علم اور فنون لطیفہ کا مقصد بھی یہی ہو گیا ہے کہ انسان کہاں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کرسکتا ہے؟ سب سے بڑا علم اور ہنر یہ ہے کہ لوگوں کی جیبوں سے کس طرح روپیہ نکال کر اپنی جیب بھری جائے؟ اتنا ہی نہیں بلکہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت مند بننے کی کوشش کی جاتی ہے‘ دولت مند بننے کی کوشش تمدن اور سوسائٹی کے لئے اتنی مضر نہیں جتنی جلد دولت مند بننے کی ہوس ہے‘ رشوت‘ خیانت‘ غبن‘ چور بازاری‘ ذخیرہ اندوزی اور حصول دولت کے دوسرے مجرمانہ طریقوں کے بغیر جلد دولت مند بننا ممکن نہیں۔

اس ذہنیت کی وجہ سے ساری دنیا میں ایک مصیبت برپا ہے‘ دفتروں میں طوفان ہے‘ منڈیوں میں قیامت کا منظر ہے‘ آج انسان جونک بن گئے ہیں اور انسانوں کا خون چوسنا چاہتے ہیں‘ آج کوئی شخص بغیر اپنے فائدے اور مطلب کے کسی کے کام نہیں آتا‘ آج ہر چیز اپنی مزدوری اور فیس مانگتی ہے‘ کبھی کبھی تو خیال ہونے لگتا ہے کہ اگر درخت کے سایہ میں دم لیں گے تو شاید درخت بھی اپنی فیس اور مزدوری مانگنے لگیں گے۔

سب کا حال یہی ہو رہا ہے کہ دولت اور خواہشات نفس کا نشہ سوار ہے‘ آج دولت کمانا ہی زندگی کا مقصد بن گیا ہے اور ساری دنیا اس کے پیچھے دیوانی ہے‘ صد حیف کہ انسان حقیقی محبت اور صحیح معرفت سے محروم ہے‘ اس لئے زندگی کی اصل لذت سے محروم ہے‘ حقیقی انسانیت سے محروم ہے اور افسوس ہے کہ لاکھوں‘ کروڑوں انسانوں کو اس محرومی کا احساس بھی نہیں‘ آج جس انسان کو خدا کا پرستار ہونا چاہئے تھا وہ دولت کا پرستار اور نفس کا غلام بنا ہوا ہے‘ اور اس کو اس خلاف فطرت غلامی کا احساس بھی نہیں۔

سیاسی اختلافات اور نظام سلطنت تو فرصت کی باتیں ہیں‘ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اندرون حکومت خواہشات کی ہے‘ حکومت پر قبضہ خواہ کسی قوم یا پارٹی کا ہو اور خواہ کوئی صدر یا وزیر ہو مگر دراصل ہر جگہ نفس کا قبضہ اور خواہشات کا تسلط ہے‘ پہلے برطانیہ کے متعلق کہتے تھے کہ اس کی سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا‘ لیکن آج جس حکومت اور سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ نفس کی خواہش اور من کی چاہت ہے۔

وقت کا فرمان یہ ہے کہ نفس کی خواہش پوری کی جائے‘ دل کی آگ بجھائی جائے‘ چاہے انسانوں کے خون کی نہریں بہتی ہوں‘ خواہ انسانوں کے اوپر ان کی لاشوں کو روندتے ہوئے گزرنا پڑے‘ خواہ قومیں اس راستہ پر پامال ہوجائیں‘ خواہ ملک کے ملک ویران اور تباہ ہوجائیں۔

لیکن اس میں ذرا تعجب کی بات نہیں‘

سینکڑوں برس سے جو تعلیم انسانوں کو دی جارہی ہے' خواہ وہ تعلیم گاہوں کے ذریعہ ہو یا سینماؤں کے ذریعہ یا ادب وشاعری کے ذریعہ' جو ہر ملک میں اور ہر قوم میں رائج ہے' اس کا ماحصل یہی ہے کہ تم من کے راجہ اور نفس کے غلام ہو۔

کتنے ایسے ہیں جن کو حقیقی انسانیت کی فکر ہے؟ آج دنیا میں اگر کسی کو انسانیت کے انحطاط کا احساس بھی ہے تو اس میں یہ جرأت نہیں ہے کہ انسانیت کے لئے آواز اٹھائے' سارے کرۂ ارض میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو انسانیت کے لئے اپنی قربانی دے۔

دراصل پیغمبروں ہی کی جرأت تھی' خواہ وہ ابراہیمؑ ہوں یا موسیٰؑ ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کا درود وسلام ہو ان پر) کہ انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کر کے انسانیت کے خلاف جو بغاوت جاری تھی' اس سے روکا' ان کے سامنے دنیا کی لذتیں اور دولتیں لائی گئیں' مگر انہوں نے سب کو ٹھکرا دیا اور انسانیت کے درد میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا' اللہ کے برگزیدہ اور منتخب بندوں کی یہ جماعت جس کو پیغمبروں کی جماعت کہا جاتا ہے' دنیا کو کچھ دینے کے لئے آئی تھی' دنیا سے کچھ لینے کے لئے نہیں آئی تھی' ان کو کوئی ذاتی غرض نہ تھی' انہوں نے دوسروں کی آبادی کی خاطر اپنے گھروں کو اجاڑا' انہوں نے دوسروں کی خوشحالی کے لئے اپنے متعلقین کو فقر وفاقہ میں مبتلا کیا' انہوں نے غیروں کو نفع پہنچایا اور اپنوں کو منافع سے محروم کیا' پیغمبروں نے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں میں خلش پیدا کی اور ان کو محسوس کرایا کہ موجودہ زندگی خطرہ ہے۔

جو لوگ اطمینان کے عادی تھے اور میٹھی نیند سو رہے تھے اور میٹھی نیند سونا چاہتے تھے' انہوں نے پیغمبروں کی اس دعوت اور تنبیہ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور بڑی شکایت کی کہ انہوں نے ہمارا عیش مکدر کر دیا اور ہماری نیند خراب کی' لیکن جو گھر میں آگ لگی ہوئی دیکھتا ہے وہ سونے والوں کی پروا نہیں کرتا اور اس کو کسی کی نیند پر ترس نہیں آتا' پیغمبر انسان کے حقیقی ہمدرد تھے' وہ دنیا کو خواب خرگوش سے بیدار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' دنیا کے گمراہ رہنماؤں اور نفس کے بندوں نے دنیا کو مارفیا کے انجکشن دیئے اور اس کو تھپک تھپک کر سلایا مگر پیغمبروں نے انسانوں کو جھنجوڑا اور خواب غفلت سے بیدار کیا' یہ چھوٹی چھوٹی جنگیں اور لڑائیاں دراصل اس لئے ہوئیں کہ دنیا سے غفلت دور ہو اور دنیا پر جو تاریکی مسلط ہے وہ ختم ہو' انسان حقیقی انسانیت کو سمجھے۔

ہمارے سامنے سب سے زیادہ ممتاز اور سب سے زیادہ واضح اور روشن' سب سے زیادہ بلند مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے' اگر ہم اس حقیقت کا اظہار نہ کریں تو یہ ایک خیانت ہوگی' ہمارا ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ان کے اس احسان کو نہ بتلائیں جو انہوں نے انسانیت پر کیا ہے۔

آپ کی تعلیم اور آپ نے جو کچھ دنیا کو عطا کیا وہ انسانیت کا مشترک سرمایہ ہے جس پر کسی قسم کی اجارہ داری قائم نہیں ہو سکتی' جس طرح ہوا' پانی اور روشنی پر کسی کو اجارہ داری کا حق نہیں اور کوئی اس پر اپنی مہر اور اپنی چھاپ نہیں لگا سکتا' اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر ساری دنیا کا حق ہے اور ہر شخص کا اس میں حصہ ہے جو ان سے فائدہ اٹھانا چاہے' یہ دنیا کی تنگ نظری ہے کہ وہ ان حقوق کو کسی قوم یا ملک کی جاگیر سمجھے۔

دوستو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت تھے اور ساری انسانیت آپ کی ممنون ہے' دنیا میں جو کچھ عدل وانصاف اس وقت موجود ہے اور جن حقیقتوں کو اس وقت تسلیم کیا جارہا ہے' وہ سب آپ کا فیض ہے۔

دوستو! ہم اس موجودہ نظام زندگی کو چیلنج کرتے ہیں' ہم لوگوں سے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ تم دنیا کو آج جتنا بلند سمجھتے ہو وہ اتنی ہی پست ہے' ہم صاف کہتے ہیں کہ دنیا تدریجی خودکشی کی طرف جارہی ہے' یہ راستہ انسانیت کی تباہی کا راستہ ہے' میں مسجد سے سیدھا اسٹیج پر نہیں آیا بلکہ کتب خانوں کے راستہ سے' مطالعہ کے راستے سے' معلومات کے راستے سے آپ کے سامنے آیا ہوں' آپ میں سے کچھ لوگ یورپ کی دو ایک زبانیں جانتے ہوں گے' میں خود یورپ کو جانتا ہوں: "تم انگریزی داں ہو' میں انگریز داں ہوں۔"

میں سارے یورپ سے خم ٹھونک کر کہتا ہوں کہ تمہارا پورا نظام زندگی غلط ہے' اور وہ انسانیت کو ہلاکت کی طرف لے جارہا ہے' میرا دعویٰ ہے اور پورے استدلال اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ دنیا کی نجات پیغمبروں ہی کے راستہ میں ہے اور دنیا کے لئے اس وقت خدا کے یقین' اس کے خوف' دوسری زندگی پر ایمان اور پیغمبروں کی رسالت کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں' یہی ہماری دعوت ہے اور یہی ہماری جدوجہد کا مقصد ہے۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

☆☆.........☆☆

ملفوظاتِ اکابر

ترکِ لایعنی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے:

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جو امام بخاریؒ کے استاذ بھی ہوئے ہیں' انہوں نے دس نصیحتیں کی ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے: فضول نگاہ سے بچو گے تو خشوع کی توفیق دی جائے گی' فضول کھانے سے بچو گے تو عبادت کی توفیق حاصل ہو جائے گی' جتنی بھوک ہو اس سے ایک لقمہ کم کھاؤ' اگر زیادہ کھاؤ گے تو پیاس زیادہ لگے گی اور جب پیاس زیادہ لگے گی تو پانی زیادہ پیئے گا اور پانی زیادہ پیئے گا تو سستی زیادہ آئے گی' اس لئے کہ پانی سے بلغم زیادہ ہوگا اور بلغم سے سستی پیدا ہوگی' فضول گوئی سے احتیاط کرو گے تو حکمت کے چشمے جاری ہوں گے۔

ایک قیمتی نصیحت:

حکیم لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ میں تم کو بہت ساری نصیحتیں کر چکا ہوں' لیکن اب اخیر عمر میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں کہ بیٹا مرغ سے زیادہ عاجز نہ بن کہ مرغ تو جانور ہو کر صبح کو آواز لگاتا ہے' ذاکر ہوتا ہے اور انسان اشرف المخلوقات ہو کر سوتا رہے تو جانور سے بھی بدتر ہے۔

اصلاحِ نفس کیلئے مجاہدہ ضروری ہے:

مجاہدہ نام ہے خواہش کے خلاف کام کرنے کا' جہاں تک ہو سکے جائز خواہشات کو بھی دبایا جائے' پھر ناجائز کا تو پوچھنا ہی کیا' اس سے نفس قابو میں آتا ہے اور خواہشات کا بے جا پورا کرنا اس کی سرکشی کا سبب ہوتا ہے۔

نفس کی ہر وقت نگرانی چاہئے:

بہت سے لوگ صف اولیٰ کی پابندی کرتے ہیں' ذکر فکر کی پابندی کرتے ہیں' اہل اللہ کی صحبت میں جاتے ہیں' لغو کلام سے پرہیز کرتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ خشوع وخضوع کی دولت سے نوازتے ہیں' لیکن اگر ماحول بدل جاتا ہے تو پرہیز چھوڑ دیتے ہیں تو پھر اپنی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اس کی مثال مولانا رومیؒ نے بیان فرمائی ہے۔ مولانا رومیؒ تو مثال کے بادشاہ تھے' واقعات سنا کر نتائج نکالتے تھے۔ ایک شخص تھا وہ جنگل میں گیا' ایک بہت بڑا اژدھا پڑا ہوا تھا' سردی کی وجہ سے ٹھٹھرا ہوا تھا' اس کو شہر میں لے کر آیا' تماشا دکھانے کے لئے لوگوں کو جمع کیا کہ اتنے بڑے اژدھے کو مار کر لایا ہوں' بہرحال لوگ جمع ہو گئے' جب سورج کی کرن سانپ پر پڑی تو رینگنے لگا' جب سانپ رینگنے لگا تو سب سے پہلے سانپ والا بھاگا' پھر سارے لوگ بھاگے کہ کہیں اژدھا نگل نہ جائے۔ اسی طرح نفس کی بھی یہی حالت ہے' اگر نفس کی نگرانی نہیں کی گئی تو وہ نفس جو عبادت سے ڈھیلا پڑ گیا تھا' پھر بہکانے لگتا ہے۔

مولانا قاری امیر حسن

فنائیت سے مقام حاصل ہوتا ہے:

صدر المدرسین مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری' حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ' اجل خلفا میں تھے' حضرت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ "مولوی عبدالرحمٰن صاحب تو پورے کامل ہیں" کسی کا استاذ اپنے شاگرد یا مرید کو یہ بات کہہ دے' بڑی بات ہے۔ مولانا عبدالرحمٰنؒ نے حضرت تھانویؒ کے پاس جانے کے لئے ہفتہ میں ایک دن مقرر کر رکھا تھا۔ حضرت والاؒ ان سے بہت محبت فرماتے تھے' آخر یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ اطاعت سے' فنائیت سے۔

نفس کی مخالفت اہم ہے:

نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے' جب تک ہمت نہ کرے اس کے تقاضوں کو دبانا آسان نہیں' بزرگانِ دین مرتے دم تک مجاہدہ کرتے تھے' خواہش نفس کے خلاف کام کرتے' لیکن پھر بھی ہر وقت ڈرتے رہتے اور فکر میں لگے رہتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو انسان کو پچھاڑ دے' بلکہ پہلوان وہ ہے جو نفس کو پچھاڑ دے۔

خواجہ صاحب نے فرمایا:

نہ چت کر سکے نفس کے پہلواں کو
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی
کبھی وہ دبا لے کبھی تو دبا لے

اس لئے نفس کے تقاضے پر کبھی مغلوب ہو جائے تو مایوس نہ ہو پھر ہمت کرکے مقابلہ کرے اور دعا کرے۔

شیخ کی ضرورت:

پیر مقصود نہیں' مقصود تو خدا تعالیٰ ہے' لیکن پہنچے گا خدا تعالیٰ تک پیر ہی کے ذریعہ سے چنانچہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے ایک شخص سے فرمایا کہ پانی تو زمین ہی سے آئے گا لیکن نل کے واسطے سے آئے گا ایسے ہی پیر کے واسطے سے آدمی خدا تک پہنچے گا بیعت میں جلدی نہ کرے بلکہ اپنی جستجو کے مطابق شیخ کامل کی تلاش میں رہے' مناسبت کے لئے ساتھ میں کچھ دن رہنا ضروری ہے' اگر دوری ہو تو خط و کتابت کا سلسلہ رکھے اور وہاں سے جو جواب آئے اور تسلی ہو جائے تو سمجھے کہ مناسبت ہو گئی۔

تصحیح نیت ضروری ہے:

جب دین کی باتیں سننے بیٹھے تو یہ نیت لے کر بیٹھے کہ اپنے اندر جو کمی پاویں گے ان کو دور کریں گے' تو اس سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ آج جو دینی مجلسوں سے خاطر خواہ نفع نہیں ہو رہا ہے اس کا سبب نیت ہی کا کھوٹ ہے۔

تصحیح نیت کا فائدہ:

جس طرح سے حسن میں کشش ہوتی ہے' مال میں کشش ہوتی ہے' جیسے کسی حسین کو دیکھنے کو جی چاہتا ہے' کسی مالدار کو دیکھ کر اس سے ربط و ضبط رکھنے کو جی چاہتا ہے اسی طرح دین میں بھی کشش ہوتی ہے' یہ ہو نہیں سکتا کہ آدمی دین کی باتیں سنے اور اثر نہ ہو' لیکن اثر کے لئے شرط ہے کہ اس نیت سے بیٹھے کہ ہمارے اندر جو کمی ہوگی اس کو دور کرنے کی فکر کریں گے۔

پہلے زمانہ میں ہر گھر ذاکر ہوتا تھا:

سلف صالحین کے حالات میں ملتا ہے' پہلے زمانہ میں جب آدمی کسی گھر سے صبح کے وقت گزرتا تو شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ کی آواز آتی تھی' درود شریف' کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' سبحان اللہ' الحمد للہ' اللہ اکبر کی آوازیں اور تلاوت کی آوازیں گونجتی تھیں۔ مرد بھی ذاکر' عورتیں بھی ذاکر' سبھی افراد گھر کے ذاکر شاغل ہوا کرتے تھے' لیکن آج کل گھروں میں تلاوت بالکل نہیں ہوتی' ہمارا گھر قبرستان بنا ہوا ہے' گھر میں خیر و برکت کیسے ہو؟ پہلے زمانہ میں ہر گھر جنت کا نمونہ ہوتا تھا اب ہر گھر جہنم کا نمونہ بنا ہوا ہے' وجہ یہ ہے کہ جس کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کر رہا ہے۔

اصلاح نفس کیلئے محنت کی ضرورت:

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کریما میں ایک باب منعقد کیا ہے' خطاب بنفس:

چہل سال عمر عزیزت گزشت
مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

یعنی اے نفس تیری چالیس قیمتی عمر گزر گئی' لیکن مزاج بچپن کے حال سے نہ بدلا۔

نفس اسے کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایک قوت ہوتی ہے' جس سے اچھی و بری خواہش پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ الہ آبادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ شیطان لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے تو بھاگ جائے گا لیکن نفس نہیں بھاگے گا۔ اس کے پیچھے محنت کرنی پڑے گی۔

نفس کی تین قسمیں ہیں:

ایک یہ کہ اس سے اچھی خواہش پیدا ہوتی ہے' جیسے تلاوت کی' ذکر کی' تہجد کی' اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی غلطی سرزد ہو جانے کے بعد ندامت ہوتی ہے۔ اس کو نفس لوامہ کہتے ہیں' جیسے کوئی نماز کے لئے جا رہا ہے' درمیان میں کسی سے بلاوجہ بات کرنے لگا' جس کی بنا پر جماعت چھوٹ گئی' پھر اس کو افسوس ہوا کہ اگر بات نہ کرتا تو جماعت نہ چھوٹتی۔

تیسرے نفس "امارہ" ہے' جس سے ہمیشہ بُری خواہش پیدا ہوتی ہے' اس کو نفس "امارہ" کہتے ہیں۔ ان تینوں کو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

اخلاق کی حقیقت:

اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے کسی سے کسی کو ظاہری یا باطنی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے' اب دیکھئے کہ ہمارا برتاؤ گھر میں بیوی کے ساتھ کیسا ہے؟ ہم سے کسی کو تکلیف تو نہیں پہنچ رہی ہے؟ اب اخلاق نبوی کا اندازہ لگایئے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گھر میں تشریف لے جاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ اگر کوئی سو رہا ہو تو نیند نہ ٹوٹے اور اگر کوئی جاگ رہا ہو تو سلام کا جواب دے دے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عاشق تھیں' آنکھ کھل جاتی تو تکلیف نہ ہوتی لیکن امت کو سبق دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا معاملہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں؟ آج حاجی بھی ہیں' نمازی بھی ہیں لیکن غصہ کے مریض ہیں' ذرا مزاج کے خلاف ہوا تو کہیں ہنڈیا پھینک رہے ہیں' کہیں ڈلیا پھینک رہے ہیں' کہیں نامناسب کلمہ زبان سے نکال رہے ہیں' کبھی گالی بھی بک دیتے ہیں' اس لئے اپنے اخلاق کی فکر رکھنی چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو اخلاق حسنہ لے کر آئے وہ ہماری زندگی میں آئے۔

اخلاق حمیدہ کا حصول کیسے ہو؟

اخلاق رذیلہ سے بچنا اور اخلاق حمیدہ کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے' چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کا مقصد بیان فرمایا: "میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری عادتوں کو ٹھیک کروں۔"

انہیں اخلاق رذیلہ کو کسی نے اشعار میں جمع کیا ہے:

اگر چاہے تو اپنے دل کو آئینہ
دس چیزوں سے خالی کرلے اپنا سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت
بخل و ریا و حسد و کبر و کینہ

اگر تو اپنے دل کو مثل آئینے کے صاف و شفاف بنانا چاہتا ہے تو ان اخلاق رذیلہ سے اپنے دل کو پاک کرلو یہ باطنی امراض ہیں' اس سے شفایاب ہونے کے لئے کسی اللہ والے سے تعلق قائم کرے۔ عام طور سے لوگ شیخ کی وفات ہوگئی تو غافل ہو جاتے ہیں۔ اگر جسمانی ڈاکٹر کی موت ہو جاتی ہے تو کیا دوسرے ڈاکٹر کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ اسی طرح سے اگر روحانی ڈاکٹر یعنی شیخ کی وفات ہوگئی تو دوسرے شیخ کی طرف رجوع کرے' اخلاق حمیدہ کو بھی کسی نے شعر میں جمع کردیا ہے:

اگر چاہے تو ہو منزل قربت میں مقیم
تو نو چیزیں کرلے اپنے نفس کو تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

حیاء اور ایمان کا تلازم ہے:

آج کل ہم لوگوں کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں اور اخلاق کو برباد کرنے والی چیزیں کثرت سے موجود ہیں۔ انہی میں سے ایک چیز ٹی وی ہے' جس کے پاس تھوڑا پیسہ آ گیا بس ٹی وی خرید لیا' اب گھر میں بیوی ہے' بہو بیٹی ہے' اس میں بے حیائی کی چیزیں سب دیکھ رہے ہیں اور بے حیاء ہو رہے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایمان اور حیاء دونوں جڑواں بچے ہیں' حیاء اور ایمان کا تلازم ہے' اگر حیاء میں کمی آگئی تو ایمان میں کمی آگئی اور اگر ایمان میں کمی آئے گی تو حیاء میں کمی آئے گی' چونکہ ٹی وی کو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے' اس کو ہم لوگ نہیں سمجھ پاتے ہیں' آج کل امریکا' لندن کے ماہرین بتا رہے ہیں کہ ٹی وی کو دیکھنے سے آنکھ کے اوپر بڑا اثر پڑتا ہے اور ٹی وی دیکھنے والے بچوں کے اندر سے علم کا شوق ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کے متعلق ڈاکٹر حضرات ہدایت کرتے ہیں کہ بچوں کو اس سے بہت دور رکھا جائے۔

☆☆..........☆☆

خودشناسی کی مجھے کوئی نشانی دے خدا!

فراغ روہوی

جب زباں دی ہے' شعور خوش بیانی دے خدا
مجھ کو بھی ملک سخن کی حکمرانی دے خدا

منکشف ہوتا نہیں ہے مجھ پہ اپنا ہی وجود
خودشناسی کی مجھے کوئی نشانی دے خدا

پیاس میری بجھ نہ جائے دیکھ کر دریا کہیں
قطرہ قطرہ ہی مرے حصے کا پانی دے خدا

میرے ہاتھوں کی لکیروں کو بدل کر ایک دن
مہرباں کو نجات مہربانی دے خدا

پھر تعاقب میں ہمارے لشکر فرعون ہے
غرق اس کو نیل کردے حکم ثانی دے خدا

کر رہا ہے التجا تجھ سے فراغ روہوی
رشک جس پر سب کریں وہ زندگانی دے خدا

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کروا کر ہی دم لیں گے

کراچی (نمائندہ خصوصی) پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کروا کر ہی دم لیں گے۔ قادیانیوں کو دیگر اقلیتوں سے بڑھ کر حقوق کی فراہمی اور مسلمانوں پر فوقیت دینا باعث تشویش ہے۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کی جائیں۔ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے دہشت گردوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ علمائے کرام اور دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی ناقابل برداشت ہے۔ عوام کو لاقانونیت پر اکسا کر یہودی ایجنڈے کی تکمیل کی جارہی ہے۔ قادیانی وطن عزیز میں یہودی مفادات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مذہبی منافرت پر مشتمل قادیانی لٹریچر کی ترویج و اشاعت کا سدباب کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مفتی خالد محمود' مفتی مزمل حسین کاپڑیا' قاضی احمد نورانی' مفتی محمد بن جمیل' مفتی محمد راشد مدنی' محمد انور اور دیگر نے علمائے کرام کے مختلف نمائندہ اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے نصاب تعلیم کو عقیدہ ختم نبوت کا آئینہ دار بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ماضی میں نصاب تعلیم میں عقیدہ ختم نبوت کو مبہم بنانے کی ناپاک جسارت کرنے والے عناصر کا سراغ لگایا جائے۔ منکرین ختم نبوت کو تقویت پہنچانے کی تمام سازشیں ناکام بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

فراستِ فاروقؓ

مولانا محمد صادق قاسمی خیرآبادی

حضرت فاروق اعظمؓ کی ذات بابرکت اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک آہنی دیوار تھی' آپؓ کا دور خلافت تاریخ کا وہ زریں باب ہے' جس کی نظیر دنیا میں اب تک وجود میں نہیں آئی اسی طرح فاروق اعظمؓ کی ذات اقدس سے خوارق عادت' کرامات ومکاشفات کا ظہور بھی بکثرت ہوا' چنانچہ آپ سے جس قدر کرامات ومکاشفات کا صدور ہوا اور کسی صحابیؓ سے منقول نہیں ہے' یہاں پر چند کرامات بطور مثال پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: جمرہ (چنگاری)۔ آپؓ نے پوچھا: کس کے لڑکے ہو؟ اس نے جواب میں کہا: شہاب (شعلہ) آپؓ نے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: حرہ (گرم پتھریلی زمین)؟ آپؓ نے دریافت کیا کہ حرہ کہاں واقع ہے؟ اس نے جواب دیا: لظی (شعلہ والی آگ)' آپؓ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کی خبر گیری کرو وہ سب جل گئے ہیں' چنانچہ وہ شخص اپنے گھر گیا تو دیکھا کہ واقعی گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اور تمام اہل خانہ جل گئے ہیں۔

ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں قیس بن حجاج سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاصؓ نے ملک مصر کو فتح کیا تو آپ کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا۔ اہل مصر کے یہاں سال میں ایک دن مقرر تھا اس دن میں مصر کے لوگ آئے اور کہا کہ اے امیر! ہمارے اس دریائے نیل کے لئے ایک طریقہ ہے' اس طریقہ کے بغیر یہ دریا جاری نہیں ہوتا' عمرو ابن العاصؓ نے دریافت کیا کہ وہ طریقہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا کہ جب (مقررہ) مہینہ کی گیارہ تاریخ ہوتی ہے تو ہم لوگ ایک کنواری لڑکی اس کے والدین کو راضی کر کے لاتے ہیں اور اس کو عمدہ کپڑے اور زیورات پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ نے فرمایا کہ یہ تو اسلام میں کبھی نہیں ہوسکتا' کیونکہ اسلام وہ تمام لغو اور بیکار کام جو اسلام سے پہلے ہوا کرتے تھے' ان کو مٹا دیتا ہے' چنانچہ وہ لوگ کچھ دن ٹھہرے رہے اور دریائے نیل بالکل بند پڑا رہا' یہاں تک کہ بعض اہل مصر نے جلاوطنی کا ارادہ کر لیا' جب عمرو ابن العاصؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو فوراً حضرت عمر فاروقؓ کے پاس ایک خط لکھا' فاروق اعظمؓ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ تم نے جو کچھ کیا بالکل درست کیا' یقیناً اسلام ان تمام لغویات وخرافات کو مٹانے ہی کے لئے آیا ہے جو اسلام سے پہلے ہوا کرتی تھیں اور خط کے اندر ایک رقعہ بھیج رہا ہوں' اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا' جب یہ خط عمرو ابن العاصؓ کے پاس آیا تو آپؓ نے رقعہ کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا:

"خدا کے بندے امیر المومنین عمرؓ کی طرف سے دریائے نیل کے نام! معلوم ہو کہ تم اگر اپنی طرف سے جاری ہوتے ہو تو مت جاری ہونا اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ جاری کرتا ہے تو میں اللہ واحد وقہار سے سوال کرتا ہوں کہ تم کو جاری کر دے۔"

چنانچہ عمرو ابن العاصؓ نے یہ رقعہ دریائے نیل میں ڈال دیا' اہل مصر نے صبح کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں دریائے نیل کو سولہ ہاتھ اوپر جاری کر دیا اور اسی روز سے اہل مصر کا وہ دستور (یعنی لڑکی ڈالنے والا) اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔

زمانہ قحط میں جب حضرت عمر فاروقؓ نے پانی برسنے کی دعا مانگی اور پانی برسا تو کچھ بدو لوگ باہر سے آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین! ہم لوگ فلاں دن فلاں وقت جنگل میں تھے کہ یکا یک ایک ابر اٹھا اور اس سے یہ آواز آرہی تھی: اے ابو حفص! آپ کے لئے بارش آگئی (ابو حفص حضرت عمرؓ کی کنیت ہے)۔

اسود عنسی نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ایک شخص عبداللہ بن ثوبؓ تھے' ان سے اس کذاب (اسود عنسی) نے کہا کہ میری نبوت کا اقرار کرو' انہوں نے کہا کہ میں ہرگز تم کو نبی نہیں مانتا' اسود نے کہا: اچھا یہ بتاؤ کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی مانتے ہو؟ عبداللہ ابن ثوبؓ نے کہا: ہاں! یہ سن کر اسود ایسا برانگیختہ ہوا کہ آگ جلانے کا حکم دیا اور اس میں عبداللہ ابن

ثوبؓ کو ڈلوادیا' مگر آگ نے ان پر کچھ اثر نہ کیا' آخر اسود نے ان کو شہر بدر کردیا' وہ مدینہ آئے' جیسے ہی مسجد کے دروازے میں داخل ہوئے تو حضرت فاروق اعظمؓ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اسود نے جلانے کا ارادہ کیا تھا' مگر اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔

اس قصے کو حضرت عمرؓ نے نہ کسی سے سنا تھا' نہ ہی مدینہ میں کوئی اس حال سے واقف تھا' پھر آپؓ نے کھڑے ہوکر عبداللہ ابن ثوبؓ سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ کی شبیہ اس امت میں' میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

ایک پہاڑ کی کھوہ سے آگ نکلا کرتی تھی اور جہاں تک پہنچتی تھی سب کو جلا کر خاکستر کردیتی تھی' حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں بھی وہ آگ نمودار ہوئی' تو آپؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ یا حضرت تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ جاؤ اس آگ کو اسی کھوہ میں داخل کر آؤ' چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے اپنی چادر سے اس آگ کو ہنکانا شروع کیا' یہاں تک کہ وہ آگ کھوہ میں چلی گئی اور پھر کبھی نمودار نہیں ہوئی۔

ایک مرتبہ ایک عجمی شخص مدینہ منورہ آیا اور حضرت عمرؓ کو تلاش کررہا تھا' کسی نے بتایا کہ وہ کہیں جنگل میں سو رہے ہیں' چنانچہ وہ جنگل کی طرف گیا دیکھا کہ آپؓ زمین پر درہ سر کے نیچے رکھ کر سو رہے ہیں' اس عجمی نے اپنے دل میں سوچا کہ سارے جہاں میں اسی شخص کی وجہ سے فتنہ برپا ہے' اس کا قتل کردینا تو بہت آسان ہے' یہ خیال کرکے اس نے تلوار نکالی ہی تھی کہ فوراً دو شیر نمودار ہوئے اور عجمی کی طرف لپکے' عجمی فریاد کرنے لگا' حضرت عمرؓ بیدار ہوگئے' اس عجمی نے سارا قصہ آپؓ سے بیان کیا اور مسلمان ہوگیا۔

ایک مرتبہ آپؓ کے زمانہ میں زلزلہ آیا' بار بار زمین ہلتی تھی تو حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور ایک درہ زمین پر مارا اور فرمایا کہ اے زمین ساکن ہوجا! کیا میں نے تیرے اوپر عدل نہیں کیا؟ اس کے بعد فوراً زلزلہ موقوف ہوگیا۔ ابن عساکرؒ نے طارق ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص حضرت عمرؓ سے کچھ جھوٹی بات بھی بات میں ملا کر کہتا تھا تو آپؓ فرمادیا کرتے تھے کہ اس کو رہنے دو' پھر وہ اور بات کہتا تو آپؓ فرماتے: اسے بھی رہنے دو' وہ شخص عرض کرتا کہ میں نے جو آپ سے کہا وہ سچ ہے' مگر جس بات پر آپ نے مجھے چپ رہنے کا حکم دیا وہ فی الواقع غلط تھی۔ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ کو پہچان جاتا تھا تو وہ حضرت عمر فاروقؓ ہی تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ اسلامی عظمت و شوکت کا نشان تھے' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے قبول اسلام کے لئے خصوصی دعا فرمائی تھی۔

☆☆.........☆☆

صبر و تحمل اور ایثار کی ضرورت

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

مسلمانوں میں (خاص طور پر جہاں وہ اقلیت میں ہیں اور وہاں خطرات اور آزمائشوں کا امکان ہے) صلح پسندی' صبر و تحمل بلکہ ایثار و فیاضی کے ساتھ' عزم و ہمت' صبر و ثبات' شجاعت و دلیری کی صفت' راہ خدا میں مصائب برداشت کرنے اور اس پر اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی طمع اور جنت اور لقائے رب کا شوق اور شہادت فی سبیل اللہ کے فضائل کا استحضار بھی موجود و زندہ رہنا چاہئے' اس کے لئے ان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اور داعیان اسلام کے کارناموں کا مطالعہ اور ان کا سننا سنانا جاری رکھنا چاہئے' جنہوں نے راہ خدا میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور قربانیاں دیں اور اس کو افضل اعمال اور قرب خداوندی اور حصول جنت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا۔

قادیانیوں نے حضور ﷺ کی ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرنے والے عقیدہ ختم نبوت کے دشمن ہیں۔ قادیانیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے۔ اسلام دشمن قوتیں قادیانیوں کو سپورٹ کرکے ملک میں انتشار و انارکی پھیلانا چاہتی ہیں۔ عالمی معیار کے حصول کے لئے اسلام سے بیزاری کی روش قیام پاکستان کے مقاصد سے غداری ہے۔ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ مسلمان اور غیر مسلم میں فرق کیلئے ہی نہیں بلکہ امن پسند اور دہشت گرد میں فرق کیلئے بھی ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اکرم طوفانی' ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی' حافظ محمد تقی' ممبر صوبائی اسمبلی یونس بارائی' ممبر صوبائی اسمبلی حمید اللہ ایڈووکیٹ' انجینئر نوید قمر' قاضی احمد نورانی' مفتی عبدالبصیر' مولانا احتشام الحق احرار' مفتی محمد راشد مدنی' فرید قادری' کمال فاروقی' محمد اسلام اور دیگر نے سیڈ سینٹر قائد آباد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے تاحال پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ حکومت مسلمانوں کے آئینی مطالبات پورے کرنے کے بجائے قادیانیوں کو سپورٹ کررہی ہے اور انہیں مسلمانوں پر فوقیت دے کر مسلمانوں پر مسلط کرنے کی سازش کررہی ہے۔ اگر ہمارا مطالبہ مان کر مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو ہم قادیانیوں کے ساتھ ساتھ قادیانیت نوازوں کے خلاف بھی تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

کوئٹہ..... قادیانی عالم اسلام کے لئے ناسور ہیں اور ملت اسلامیہ کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہیں۔ حکومت قادیانیت نوازی ترک کرکے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کرے' یہ مطالبہ صوبہ بھر کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کی مساجد میں کیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم احتجاج کے موقع پر جامع مسجد مرکزی میں مولانا انوارالحق حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ عالم اسلام کے لئے قادیانیوں کا وجود انتہائی خطرناک ہے۔ حکومت نے امریکا اور عالم کفر کے کہنے پر پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج کرایا' پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی شمولیت کا مطالبہ مسلمانان پاکستان کا بنیادی اور انسانی حق ہے' جامع مسجد قندھاری میں مولانا عبدالواحد نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے تمام مکاتب فکر اس مطالبے کی حمایت کرچکے ہیں' جامع مسجد طوبیٰ میں مولانا قاری محمد حنیف' جامع مسجد سنہری میں مولانا عبداللہ منیر' جامع مسجد سراج میں مولانا مفتی محمد شفیع نیاز' جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا محمد یوسف ہزاروی' جامع مسجد عمر میں صاحبزادہ مولانا محمد ابوبکر تونسوی' جامع مسجد بسم اللہ میں مولانا یٰسین عباس' جامع مسجد اکبری میں مولانا عبدالمالک' جامع مسجد اسلامیہ ہائی اسکول میں مولانا قاری شبیر احمد' جامع مسجد طیب میں مفتی عبدالصمد کردگائی' جامع مسجد مٹھاچوک میں مولانا احمد جان' جامع مسجد مستجاب میں مولانا عبدالقادر لونی' جامع مسجد جامع رحیمیہ میں شیخ الحدیث مولانا گل حسن' جامع مسجد فیض محمد روڈ میں مولانا عبدالقیوم شاکر' جامع مسجد اقصیٰ نواں کلی میں مولانا رحمت اللہ' جامع مسجد قاسمیہ میں مولانا محمد قاسم شاہوی اور دیگر علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرکے پاکستان کے دینی تشخص کا تحفظ کیا جائے۔

دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکمران ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کو یقینی بنائیں' ورنہ مسلمانان پاکستان ایک مرتبہ پھر ۵۳' ۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح تحریک ختم نبوت چلانے پر مجبور ہوں گے' اس مطالبہ کا اعادہ ہفتہ کو ہونے والے اجلاس میں کیا گیا' جس کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی' اجلاس میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جاری تحریک کا جائزہ لیا گیا اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے طے شدہ لائحہ عمل کی مکمل تائید کی گئی کہ ۴/مارچ کو صوبے بھر میں مظاہرے کئے جائیں گے اور ۹/مارچ کو اسلام آباد میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ اور پارلیمنٹ کا گھیراؤ ہوگا۔ اجلاس میں ایک قرارداد میں دینی مدارس پر بلاجواز چھاپوں کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ یہ اقدام پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی سازش ہے۔ ایک اور قرارداد میں یہودی انتہا پسندوں کی جانب سے مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کے اعلان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس اعلان کی مذمت کی گئی اور مسلمان حکمرانوں کی بے حسی پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اجلاس میں طے پایا کہ ۳/مارچ کو صوبائی دارالحکومت کے علماء کرام' ائمہ مساجد اور خطباء' دینی مدارس کے مہتممین' ناظمین اور معلمین کا ایک روزہ کنونشن ہوگا' جس کا عنوان ''عصر حاضر اور علماء کی ذمہ داریاں'' ہوگا۔ کنونشن کے لئے ذیلی کمیٹیاں قائم کردی گئیں۔ اجلاس میں صوبے میں قادیانیوں اور پرویزیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور ان کے انسداد اور مذموم عزائم سے اہل اسلام کو آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا' اجلاس سے مجلس کے مبلغ صاحبزادہ مولانا محمد ابوبکر تونسوی نے خطاب کیا اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے کام کریں۔ اجلاس میں ملک بھر میں بارشوں اور سیلاب سے جاں بحق ہونے والے افراد' مبلغ ختم نبوت مولانا صوفی اللہ وسایا (ڈیرہ غازی خان)' مولانا منظور احمد الحسینی (لندن)' حاجی سید شاہ محمد آغا کے بھتیجے حاجی سید عبدالرحیم اور سید عبدالناصر آغا کی والدہ کی وفات پر

تعزیت کا اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

ژوب بلوچستان...... آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی اور حکومت کے قادیانیت نواز اقدامات کے خلاف جمعہ کو پورے ملک کی طرح مرکزی جامع مسجد ژوب سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا' جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جلوس قندھاری بازار پیر غفور شاہ روڈ' فلور ملز روڈ' مارکیٹ روڈ' شربت خان روڈ سے ہوتے ہوئے مرکزی جامع مسجد کے سامنے جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ سے مولانا حبیب الرحمن' مولانا اللہ داد' مفتی عبدالودود اور عبدالخالق نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری وزارت داخلہ نے قادیانی سازش کا شکار ہو کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے قادیانیوں کو موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اپنے مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی قربانیوں کی بدولت ۱۹۷۴ء میں قادیانی آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم قرار پائے اور ووٹر لسٹوں' پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا' اب اس طے شدہ مسئلہ کو متنازعہ بنا کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ حکومت نے اس مسئلے کے حل کے لئے کوئی مناسب اقدام نہیں کیا' انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری طور پر بحال کیا جائے ورنہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح تحریک دہرائی جائے گی' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حاجی محمد اکبر نے انجام دیئے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے امیر حاجی شیخ غلام حیدر نے مظاہرین کا شکریہ ادا کیا۔

گوجرانوالہ...... اس سے قبل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا خالد حسین مجددی نے کی۔ اجلاس سے علامہ محمد احمد لدھیانوی' مولانا محمد عمران عریف' مولانا محمد امین محمدی' قاری محمد یوسف عثمانی' مولانا صاحبزادہ نصیر احمد اویسی' مولانا مفتی محمد حسین صدیقی' علامہ غلام رسول راشدی' مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی' مولانا حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد الیاس قادری نے خطاب کیا۔ اجلاس میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال نہ کرنے کے وزیر مذہبی امور کے اعلان پر شدید احتجاج کیا گیا اور مذہب کے خانہ کے اضافے کے بجائے مذہب کی مہر لگانے کے فیصلہ کو مسترد کر دیا گیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ حکومتی عہدیداروں کی طرف سے مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلانات اور وزارتی کمیٹی سراسر دھوکہ اور فراڈ ثابت ہوئے ہیں۔ بوٹوں کی نوک پر رکھے گئے وزراء کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے' وہ تو فیصلہ شدہ امور پر عمل درآمد کروانے والے روبوٹ کی مانند ہیں۔ محرم الحرام کے بعد حکومت کے اس اقدام پر شدید احتجاج کیا جائے گا۔ دریں اثنا مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے دس محرم الحرام کے بعد احتجاجی زونل کانفرنسیں کیں جن میں مرکزی' صوبائی اور ضلعی قائدین نے خطاب کیا جبکہ ضلع بھر کی مرکزی احتجاجی کانفرنس ۲/ مارچ کو ہوئی۔ شیڈول کے مطابق زونل ختم نبوت کانفرنسیں ۲۱/ فروری کو حاجی پارک گوجرانوالہ' ۲۲ فروری کاموکی' ۲۳/ فروری گرجا کھر' ۲۴/ فروری واہنڈو' ۲۵/ فروری محلہ فیصل آباد' ۲۶/ فروری علی پور چٹھہ' ۲۷/ فروری نوشہرہ ورکاں اور ۲۸/ فروری کو وزیر آباد میں منعقد ہوئی۔ ان کانفرنسوں سے رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث مولانا قاضی حمید اللہ خان' پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی کے علاوہ مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی' مولانا عبدالواحد رسولنگری' مولانا سید عبدالمالک شاہ' مولانا طارق محمود ثاقب' مولانا محمد حنیف ربانی' مولانا محمد حسین مدنی' مولانا محمد عمران عریف' مولانا مفتی محمد حسین صدیقی' مولانا علی احمد جامی' مولانا قاری محمد اکرام' علامہ غلام رسول راشدی' پروفیسر عبدالرحمن مدنی' مولانا عبیداللہ عبید' مولانا عبدالرشید نعمانی' رضوان بابر باجوہ' مولانا محمد اقبال نعمانی' مولانا محمد اسحاق گوہڑوی' مولانا رانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا پیر غلام رسول اویسی' مولانا عبدالقدوس عابد' مولانا محمد اکبر نقشبندی' حمید الدین اعوان' بلال قدرت بٹ' مولانا حافظ محمد امین محمدی' مولانا محمد صادق شفیق' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' قاری محمد یوسف عثمانی اور دیگر نے خطاب کیا۔

۲۶/ مارچ کو ہونے والی مرکزی ختم نبوت کانفرنس سے مرکزی قائدین نے خطاب کیا جن میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی کنوینر اور ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ایم ایم اے مولانا حافظ حسین احمد' مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ اور ایم ایم اے مولانا صاحبزادہ فضل کریم' جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر مولانا صاحبزادہ پیر سید محفوظ احمد نقشبندی مشہدی' مولانا قاری زوار بہادر قادری' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سیکریٹری جنرل مولانا سید خالد شاہ بخاری' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا میاں محمد جمیل ایم اے' مولانا رانا شفیق احمد پسروری' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سینئر نائب امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی' ایم ایم اے کے صوبائی رہنما مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان' عالمی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا اللہ وسایا‘ ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاضی حمید اللہ خان شامل ہیں۔

میرپورخاص...... صدر مشرف اور وزیر داخلہ کو قادیانیت نوازی ہر حال میں چھوڑنی پڑے گی‘ ان کی قادیانیت نوازی سے ملک کے حالات خرابی کی طرف جارہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے ٹیلی فون پر خانقاہ سراجیہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وقت کی نماز اور مجمع مسلمانوں کے کسی کام کا نہیں ہوتا۔ حکومت وقت کا کام عوام کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے۔ صاحبزادہ عزیز احمد نے کہا کہ موجودہ صدر کے آنے کے بعد مہنگائی عروج پر ہے۔ پیٹرول کی قیمتوں اور ریلوے اور بسوں کے کرایوں میں ریکارڈ توڑ اضافہ ہوا ہے‘ غربت عوام کو بھوک اور افلاس کی طرف لے جارہی ہے اور ادھر حکومت قادیانیت نوازی کا بھرپور ثبوت دے رہی ہے‘ بلکہ قادیانیوں کی کھلم کھلا سرپرستی بھی کررہی ہے۔ صدر صاحب نے پہلے قانون توہین رسالت کو تختہ مشق بنایا اور اب پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو ختم کردیا۔ صدر صاحب کے وزیراعظم اور چوہدری شجاعت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے حامی ہیں اور ابھی حال ہی میں چوہدری شجاعت کا بیان ایک بار پھر آیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوگا۔ نجانے صدر پاکستان اور وزیر داخلہ اس پر عمل کیوں نہیں ہونے دے رہے؟ صاحبزادہ عزیز احمد نے حکومت سے کہا کہ حکومت کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ فوری طور پر قادیانیت نوازی ترک کردے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے ورنہ امت مسلمہ گزشتہ تحریکات کی طرح اس بار بھی تحریک چلائے گی اور اس کے نقصانات کے ذمہ دار صدر مشرف اور وزیر داخلہ ہوں گے۔ دریں اثنا پورے ملک کی طرح سندھ بھر میں پاسپورٹ میں وعدہ کے باوجود مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے کے خلاف ۱۸/فروری جمعۃ المبارک میں بھرپور یوم احتجاج منایا گیا۔ علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر قادیانیت نوازی ترک کرے اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔ علماء کرام نے مزید کہا کہ اس جمعۃ المبارک کو تو صرف احتجاج جمعہ کے خطاب میں تھا‘ جبکہ انشاء اللہ ۲۵/فروری کو جمعۃ المبارک میں بعد نماز جمعہ تمام ضلعی مقامات پر پورے ملک اور سندھ بھر میں احتجاجی مظاہرے بھی ہوں گے اور اس کے بعد اسلام کا گھیراؤ ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے میرپورخاص‘ مولانا محمد نذر رحمانی نے حیدرآباد‘ علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم‘ مولانا محمد حسین ناصر نے سکھر‘ مولانا خان محمد جمالی نے تھرپارکر‘ حافظ محمد شریف نے جھڈو‘ قاری عبدالستار نے نوکوٹ اور میرپورخاص میں مولانا حفیظ الرحمن فیض‘ مولانا شبیر احمد کرنالوی‘ مولانا عبدالحفیظ سیال‘ مفتی عبیداللہ انور‘ سید عبدالقادر شاہ‘ ضلع بدین مولانا عبدالستار جاوڑا‘ مولانا حافظ زبیر احمد عینی‘ حافظ عبدالواحد بھٹی‘ مولانا محمد ابراہیم صدیقی اور گولارچی میں حکیم مولوی محمد عاشق نے جمعہ کے اجتماعات میں احتجاجی خطاب کیا۔

گمبٹ...... مشرف کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے احکامات جاری کرے۔ ورنہ قادیانیت نوازوں کا بھی وہ حشر ہوگا جو ماضی میں غداران قوم کا ہوا ہے۔ اگر حکمران اپنی مذہبی و ایمانی غیرت میں تھوڑی سی حرارت پیدا کریں تو پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مقامی جماعت کے شعبہ نشرواشاعت کے انچارج پروفیسر عبداللطیف شیخ‘ ناظم اعلیٰ عبدالسمیع شیخ‘ جمعیت طلباء اسلام کے جنرل سیکریٹری محمد عبدالصمد مدنی‘ انجینئر جاوید احمد‘ محمد سیف‘ جمیل احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران مسلمانوں کے جذبات کو سمجھنے کے بجائے قادیانیوں کی وکالت کررہے ہیں اور قادیانی ہر جگہ پاکستان کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں۔ علماء کرام نے ہر دور میں باطل قوتوں کے خلاف جہاد کیا ہے اور اب بھی کریں گے‘ حکمران علماء کرام کی خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھارہے ہیں۔ ختم نبوت کے باغی قادیانیوں کا پوری دنیا میں علمی و سیاسی سطح پر تعاقب جاری رہے گا۔ قادیانیت کے خاتمے اور مذہب کا خانہ پاسپورٹ میں بحال ہونے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے محمد راشد مدنی‘ مفتی طاہر مکی کے ماموں حافظ محمد خالد اظہر کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ دریں اثنا پروفیسر عبداللطیف شیخ جنرل سیکریٹری‘ عبدالسمیع شیخ صدر‘ حکیم عبدالواحد بروہی‘ ڈاکٹر عبدالرحمن اور انجینئر جاوید احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے لئے واحد رکاوٹ پرویز مشرف ہیں کیونکہ وہ امریکا کے کہنے پر قادیانیوں کو خوش کررہے ہیں۔ مشرف وردی اور کرسی کے نشے میں امت مسلمہ کے مذہبی جذبات سے کھیل رہے ہیں‘ جس کو ہر آدمی اچھی طرح سمجھتا ہے‘ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوگا‘ ہماری

جدوجہد جاری رہے گی۔ اسلام اور ناموس رسالت کا تحفظ ہمارا مشن ہے' عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر کوئی عمل درست نہیں ہوسکتا' عقیدۂ ختم نبوت توحید کی جڑ اور قرآن پاک کی روح ہے' اگر عقیدہ درست ہو تو نجات مل سکتی ہے' عقیدہ خراب ہو تو سارے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں' حکمرانوں کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کریں اور مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بے چینی دور کریں۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خان محمد ربانی نے پاسپورٹ کے حوالے سے اندرون سندھ کے ہنگامی دورے کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر عبدالواحد بروہی' ناظم عبدالسمیع شیخ' پریس ترجمان عبداللطیف سجاد اللہ اور سیکریٹری جنرل محمد عبدالصمد جمعیت طلباء اسلام حلقہ گمبٹ اور دیگر کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی بحالی مذہبی و حساس مسئلہ ہے' حکومت اسے جلدی بحال کرے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنا حکومت پر لازم اور قومی حق ہے۔ حکومت خواہ مخواہ ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے ملکی اکثریتی مسلمانوں کے حقوق پر ظلم کررہی ہے' جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا رویہ قادیانیت نوازی پر مبنی ہے' جسے وطن عزیز کا غیور مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتا۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ملک گیر عوامی مہم کا سلسلہ شروع کردیا گیا ہے' اس سلسلہ میں صوبہ سندھ کے مختلف اضلاع میں کانفرنسوں کا انعقاد کیا جارہا ہے جس کو بھرپور طریقے سے کامیاب کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ آخر میں تمام کارکنوں نے بحالیٔ حق کم پر مذہب کا خانہ بحال کے لئے اپنے شہروں میں مظاہرے کرنے کا عزم کیا۔ دریں اثنا مولانا نعمت اللہ' مولانا غلام محمد' مولانا عبدالحق' مولانا محمد صدیق' حکیم عبدالواحد بروہی' حافظ محمد عبدالصمد مدنی' عبدالسمیع اور عبداللطیف شیخ نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا کہ اسلام کی پوری عمارت ختم نبوت پر قائم ہے' قادیانیت کا مقصد ملت اسلامیہ سے غداری ہے۔ مشرف اپنی من مانی کارروائیوں سے عوام الناس کو پریشان کررہے ہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا خاتمہ ملک اور قوم میں فساد پھیلانے کی سازش کا ایک حصہ ہے۔ ہمارا سب کچھ ختم نبوت کی حفاظت پر قربان ہے' دین کا تمام نظام ختم نبوت کے محور کے گرد گردش کرتا ہے۔ قادیانیت کا مقصد ملت اسلامیہ سے غداری ہے۔ حکومت قادیانی ٹولے کی سرپرستی کررہی ہے۔ حکومت کو چاہئے پاکستان کے دوست اور دشمن میں تمیز کرے۔ جو لوگ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہیں وہ پاکستان کے وفادار کیسے ہوسکتے ہیں؟ آخر میں مختلف مساجد میں قراردادیں پیش کی گئیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے' غیر اسلامی آغا خانی تعلیمی بورڈ کا فیصلہ واپس لیا جائے اور قانون توہین رسالت آرڈی نینس میں ترمیم کا فیصلہ واپس لیا جائے ورنہ احتجاجی تحریک کا دائرہ وسیع کردیا جائے گا۔

کاموکے...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا حافظ محمد ثاقب نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلانات کے بعد خاموشی صریحاً وعدہ خلافی ہے اور مرزائیت نوازی ہے۔ پاکستان کے غیور عوام حکومت کے ان اقدامات کو وطن دشمنی پر محمول کرتے ہیں۔ حکومت کو اپنی ساکھ بحال کرنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے حافظ محمد افضل کے مکان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کاموکے کے انتخابات کے موقع پر جنرل کونسل کے اجلاس میں صدارتی خطاب میں کیا۔ اس موقع پر قاری احمد دین سرپرست' حاجی محمد حنیف امیر' حافظ محمد زاہد صدیقی نائب امیر' مولانا محمد اسامہ حقانی جنرل سیکریٹری' قاری منور حسین جوائنٹ سیکریٹری' خرم شہزاد سیکریٹری اطلاعات اور حافظ محمد افضل خازن چنے گئے۔ اجلاس سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پنجاب کے رہنما مولانا عبدالرؤف فاروقی نے بھی خطاب کیا اور حکومت کی طرف سے پاسپورٹ کے حوالے سے ٹال مٹول کی پالیسی کی شدید مذمت کی۔

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین پاکستان اور فوجداری قانون تعزیرات پاکستان کی خصوصی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت غیر مسلم قادیانیوں' مرزائیوں کی شناخت کے لئے نئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے جلد از جلد وفاقی کابینہ کا اجلاس بلاکر جلد فیصلہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چونکہ قادیانی آئینی ترمیم کے مطابق خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے' اس لئے ان کے لئے ایک قانون موجود ہے جس کے تحت قادیانی خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے اور اگر وہ ایسا کریں تو اس جرم کی سزا تین سال قید بامشقت' جرمانہ مقرر ہے۔ اسی طرح قادیانی غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین' خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں داخل نہیں ہوسکتے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت جان بوجھ کر اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ طے شدہ مسئلہ کو بگاڑنے پر وزارت داخلہ کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مانسہرہ...... مانسہرہ کے عوام نے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کی اپیل پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے شروع کی جانے والی تحریک کی بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا۔ یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کی دعوت پر ایاز ہوٹل مانسہرہ میں ایک بڑا اجتماع ہوا جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے عہدیداروں' مذہبی تنظیموں' فلاحی وسماجی تنظیموں کے کارکنان اور علماء نے بڑی تعداد میں شرکت کی' اجتماع کی صدارت سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ نے کی۔ جماعت اسلامی کے یونس خٹک' ناظم فقیاری مولانا ذبیح الرحمٰن' جمعیت (س) کے ضلعی امیر قاضی رفیق الرحمٰن قمر اور جمعیت (ف) کے ضلعی امیر سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور اسلامی قوانین ودفعات ہی اس ملک کی شناخت ہیں۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے حوالے سے کمیٹی تشکیل دی گئی مگر جب مذہب کے خانہ کو ختم کیا گیا' اس وقت کوئی کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی۔ سینیٹر سید سید ہدایت اللہ شاہ نے کہا کہ حکومت نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ جاری رکھا تو اس کے اثرات پارلیمنٹ میں بھی ظاہر ہوں گے' ہم ممبران قومی اسمبلی وسینیٹ اجلاسوں کا بائیکاٹ کریں گے اور یہ بائیکاٹ مقصد کے حصول تک جاری رہے گا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ سید غلام نبی شاہ نے کہا کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے میں تحریک میں بھرپور کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں' اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تحریک نوجوان عالم دین خطیب جامع مسجد کنگو مولانا رفیق الرحمٰن قمر کی قیادت میں شروع کی جائے۔ اس تجویز کی سب نے تائید کی اور مولانا رفیق الرحمٰن کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ضلعی امیر وامیر آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ تسلیم کر لیا گیا اور ان کی ہدایت پر ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا گیا۔ تقریب کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے صدر عبدالرؤف روفی نے انجام دیئے' انہوں نے علماء کرام' سیاسی قائدین مختلف تنظیموں کے عہدیداروں کا شکریہ ادا کیا' جن کی درخواست پر بزرگوں نے شرکت کی اور مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی۔

رحیم یار خان...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس جامعہ قادریہ میں منعقد ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد مسلم حنیف' جماعت اسلامی کے سید وسیم اختر ایم پی اے' جمعیت علماء پاکستان کے ریاض احمد نوری' مولانا مفتی محمد سعید سراجی' علامہ عبدالرؤف ربانی' قاضی عزیز الرحمٰن' قاضی شفیق الرحمٰن' جمعیت علماء اسلام کے مفتی عبداللطیف' مولانا نعمان رشید لدھیانوی' حافظ احمد بخش' مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی' مولانا عبدالخالق علی پوری نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اسلام کی پوری عمارت اسی مسئلہ پر قائم ہے۔ امت نے ہر دور میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس عقیدہ کی حفاظت کی۔ ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکیں شاہد ہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر کے جام شہادت نوش کیا لیکن قادیانیت کے راستہ میں سد سکندری ثابت ہوئے۔ موجودہ حکمران قادیانیت نوازی میں آئین پاکستان کو ملیا میٹ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اسلامیان پاکستان ان کے غلط عزائم کو خاک میں ملا کر مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ ۹/مارچ کو اسلام آباد میں ناموس رسالت ایکٹ کے تحفظ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے سلسلہ میں احتجاجی کانفرنس اور پارلیمنٹ ہاؤس تک لانگ مارچ کیا جائے گا۔ اس کے باوجود اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو پورے ملک میں قادیانیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے گی اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امریکا اور قادیانیوں کے یار' اسلام کے غدار حکمرانوں کے پتلے جلائے جائیں' اور ان کے اندرون خانہ قادیانیت سے متعلق سربستہ راز کھولے جائیں اور قوم کو بتلایا جائے گا کہ وہ قادیانیت کے نرغے میں آ چکی ہے اور اس سے نکلنے کے لئے آخری سطح تک جانے کی تحریک چلائی جائے۔ کانفرنس کی صدارت حضرت درخواستیؒ کے فرزند حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی نے کی۔

سانحہ ارتحال

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد کی اہلیہ علالت کے بعد انتقال کر گئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی زعماء الحاج عثمان عمر ہاشمی' قاری محمد یوسف عثمانی' پروفیسر محمد اعظم نفیسی' سید احمد حسین زید' حافظ محمد معاویہ' حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد الیاس قادری' محمد امان اللہ قادری کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن' مولانا اللہ یار' مولانا مفتی محمد اویس خان' مولانا محمد اشرف صابر' مولانا محمد فاروق کھٹانہ نے شرکت کی۔ نیز مولانا فقیر اللہ اختر مرکزی مبلغ نے مرحومہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا۔

قادیانی نمبردار کو نمبرداری سے برخواست کر دیا گیا

بھکر (نمائندہ خصوصی) ای ڈی او آر امجد حسین بخاری کی عدالت نے قادیانی نمبردار شیخ دبیر احمد گوہر کو چک نمبر ۶۲ ایم ایل کی نمبرداری سے برخواست کر دیا جبکہ اس کے بھائی انیس احمد گوہر کی سربراہ نمبردار کی حیثیت بھی ختم کر دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق دبیر احمد ایک شاطر قسم کا قادیانی تھا۔ اس نے ۲۹/ جون ۱۹۹۴ء کو خاندانی منصوبہ بندی کے ایک فنکشن میں تقریر کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور تقریر کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور حاظرین کو السلام علیکم کہا۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے اس کے خلاف ایک درخواست دائر کی اور ایس پی بھکر کے حکم پر دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت شعائر اسلام استعمال کرنے کا مقدمہ درج ہو کر گرفتار ہوا اور ۳/ مارچ ۱۹۹۸ء کو سول جج بھکر کی عدالت میں بحث وکلاء طرفین پر عدالت نے مقدمہ سماعت کیلئے منظور کر کے استغاثہ سے گواہ طلب کر لئے۔ دبیر احمد اس دوران عدالت سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ عدالت نے اس کی ضمانت ضبط کر لی اور اس کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد چک نمبر ۶۲ ایم ایل کے ایک رہائشی احمد نواز نے اس کی نمبرداری کو چیلنج کر دیا جو کہ مختلف مراحل سے گزر کر سید امجد حسین بخاری ای ڈی او آر ضلع بھکر کی عدالت میں آیا اور آخر کار ۳/ ستمبر کو سید امجد حسین بخاری نے ضلع بھکر کے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے اپنے فیصلے میں حکم لکھا کہ شیخ دبیر احمد قادیانی ہے' جس کے خلاف ۲۹۸-سی کا سٹی تھانہ بھکر میں شدید نوعیت کا مقدمہ درج ہے اور وہ حکومت کا نادہندہ ہے' چک کی آبادی مسلمان ہے' جنہیں مدعا علیہ کے رویہ پر سخت اعتراض ہے' مدعا علیہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طریقہ پر ادا نہیں کر سکتا' لہٰذا شیخ دبیر احمد گوہر کو عہدہ نمبرداری سے برخواست کر کے ڈی او آر بھکر کو ہدایت جاری کی جاتی ہے کہ قانون کے مطابق نئے نمبردار کی تقرری کریں۔ اس کیس کی پیروی مسلمانوں کی جانب سے وکیل ختم نبوت راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ اور قادیانیوں کی جانب سے رانا عبدالستار ایڈووکیٹ نے کی۔ اس فیصلہ سے پورے ضلع بھکر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے ختم نبوت کے رہنما کو مبارکباد کے پیغامات مل رہے ہیں۔ جن حضرات نے مبارکباد دی ان میں سید وزارت حسین نقوی' مولانا محمد عبداللہ امیر پنجاب' رانا آفتاب احمد ناظم یوسی نمبر ۳۱' رفیق احمد خان نیازی ناظم یوسی نمبر ۴ اور رتاجران برادری کے صدر رانا جمشید اور مختلف صحافی حضرات شامل ہے۔

دنیا کا نظام عارضی ہے ہمیشہ رہنے والی زندگی تو مرنے کے بعد والی ہے: علماء

مانسہرہ (پ ر) موت کی کوئی ترتیب نہیں' دنیا میں آنے کی ترتیب ہے مگر دنیا سے جانے کی کوئی ترتیب نہیں۔ غریب انسان کی نماز جنازہ میں شامل ہونا خود اپنی نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ معصوم بچے قیامت کے دن شفاعت کریں گے' جس کی وجہ سے ماں و باپ کی نجات ہو جائے گی جو لوگ بچوں کے جنازہ میں شامل ہوتے ہیں خوش قسمت ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جناح کالونی مانسہرہ میں سماجی رہنما حاجی محمد صادق کے پوتے طاہر شہزاد کے بیٹے عمار طاہر کا نماز جنازہ پڑھانے سے قبل مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ ممتاز عالم دین جامع مسجد صدیق اکبر مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ علمائے حق اصل میں اولیاء اللہ ہیں۔ ان کا ادب و احترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔ وہ لوگ بڑے بدبخت و بدنصیب ہیں جو حسد و ضد کی وجہ سے علماء کی غیبت کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ یہ سب اپنے دور کے علمائے حق تھے۔ ان کی دینی خدمات سے آج پورا عالم اسلام منور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ اسلام خیر خواہی کا مذہب ہے۔ مسلمان کو اللہ کا بندہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بن کر زندگی بسر کرنی ہوگی۔ دنیا کا عارضی نظام ہے۔ ہمیشہ رہنے والی زندگی تو مرنے کے بعد والی ہے۔

مولانا قاری غلام محمود انور کو صدمہ

اوکاڑہ (پ ر) گزشتہ دنوں جامعہ محی الاسلام نئی غلہ منڈی کے مہتمم اور جمعیت علمائے اسلام اوکاڑہ کے صدر مولانا قاری غلام محمود انور کے والد محترم حاجی نذیر احمد ۹۳ سال عمر پا کر انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ میں علماء اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس طرح جامعہ اشرفیہ رحمان کالونی اوکاڑہ کے پرنسپل حضرت مولانا عبدالاحد کی اہلیہ محترمہ بھی انتقال کر گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور لواحقین سے تعزیت کی۔ اکابرین و قائدین اور قارئین ہفت روزہ "ختم نبوت" سے دعاؤں کی پُر زور اپیل ہے کہ اللہ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعة کهاتين." (صحیح بخاری ص ۹۶۳ ج ۲)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔"

تشریح:

جس طرح شہادت کی انگلی درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے دونوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں' اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"انا انزلناه قريباً من القاديان...... الخ."

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۴۹۹' روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

ترجمہ: "ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔"

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷' روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

"قل یا ایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ای مرسل من اللہ."

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰' تذکرہ ص ۳۵۲ طبع سوم)

ترجمہ: "اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔"

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD # SS-160

صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ، پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا، جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا، وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے، اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان